10/-

جن اور وہابی

از قلم

عمدۃ المفسرین استاذ العلماء فیض ملت

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

باہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ
جامع مسجد سیرانی ۔ بہاولپور

جن اور وہابی

از قلم

عمدۃ المفسرین استاذ العلماء فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

باہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ
جامع مسجد سیرانی۔ بہاولپور

اعلیٰحضرت کے بعد اہلِ سنّت کا ایک عظیم مصنف

(از قلم جناب سید صابر حسین شاہ صاحب بخاری)

سر پر امام اہلِ قلم کا سجا ہے تاج
کیا شان، بفضل حضرت ربُّ العلےٰ ہے ہے
طرزِ بیان میں تمکِ رضا کا ہے بانکپن
ظاہر یہ حسن تیرے قلم کی ادا سے ہے

اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اعتقادی علمی تحقیقی خدمات محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ نے ساری زندگی جہاد بالقلم میں گزاری۔ آپ نے بے شمار موضوعات پر ایک ہزار سے زائد رسائل و کتب کا گراں بہا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے جن میں کنز الایمان، بارہ مجلدات فتاویٰ رضویہ اور حدائقِ بخشش کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس موضوع پر قلم اٹھایا اسے انتہا تک پہنچایا۔ آپ کی نگارشات اہلِ سنّت کے لئے کافی و وافی ہیں۔ چونکہ زبان عالمانہ اور انداز محققانہ ہے اس لئے آپ کی تحریر اکثر و بیشتر علماء و فضلاء کے لئے زیادہ اہم ہیں • تقریباً تمام تصانیف کے عربی نام ایسے عالمانہ اور تاریخی اسماء ہیں کہ نام پڑھتے ہی کتاب کا نفسِ مضمون مصنف کا موقف اور سن تالیف واضح ہو جاتا ہے۔ ایک محقق کا کہنا ہے کہ اعلیٰحضرت نے سوچ سمجھ کر اہلِ علم کو اپنا مخاطب بنایا تھا تاکہ علماء و فضلاء کے اذہان کو متاثر کر کے ان کے ذریعے سے ذہنی و فکری انقلاب کی بنیاد رکھی جائے۔ لٹریچر کی اہمیت ہر دور میں مسلّم رہی ہے۔ فروغِ اہلِ سنت کے لئے اعلیٰحضرت بریلوی نے ایک دس نکاتی پروگرام دیا ہے۔ اس میں کتب و رسائل کی اشاعت کے بارے میں فرماتے ہیں • حمایتِ مذہب و رد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں • تصنیف شدہ اور زیر تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھپا کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں (فتاویٰ رضویہ ۱۲/۱۳۳)

اعلیٰحضرت ... اور فیض یافتہ علماء کرام نے ان نکات کی روشنی میں مفید لٹریچر عام کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔

فیضِ ملت مفسرِ قرآن مولانا حافظ المفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ اہلِ سنّت کے نامور عالمِ دین ہیں۔ آپ محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید حضرت خواجہ محمد الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدِ صادق اور مفتیِ اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلیفہ ہیں۔ بہاولپور میں آپ نے جامعہ اویسیہ رضویہ اور مکتبہ اویسیہ قائم فرمایا۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ اشاعتِ دین کا عظیم پروگرام جاری و ساری ہے۔ تدریس و تصنیف کے علاوہ آپ ملکی سیاست سے بھی گہرا شغف رکھتے ہیں۔ مملکتِ خداداد پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نفاذ اور مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تحفظ کے سلسلے میں آپ کی گراں قدر خدمات ہیں • آپ جہاں ایک فاضل مدرس ہیں وہاں تحریر میں بھی ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ایام طالب علمی سے لکھ رہے ہیں مسلسل لکھ رہے ہیں۔ لکھتے لکھتے تھکتے نہیں۔ خوشی سے جامے میں پھولے نہیں سماتے۔ جہاد بالقلم سے سرشار ہیں۔ نہ ان کو صلہ کی پرواہ ہے اور نہ ستائش کی تمنا۔ خود فرماتے ہیں۔ غیر مطبوعہ رسائل و کتب شائع کرنے والوں سے کوئی کمیشن یا فیس کا مطالبہ نہیں۔ جو چاہے شائع کرے فقیر کو مطلع فرمائیں تاکہ مسودہ روانہ کیا جا سکے۔

اہلِ فکر و دانش :۔ کی بیداری کے لئے ... دینی لٹریچر اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فراہم کر دیا تھا اس کے

لٹریچر کے سلسلے میں عامۃ الناس کو مخاطب بنانے والی اور متاثر کرنے والی کتابوں کی شدید ضرورت تھی۔ اگرچہ علماء کرام نے اس کمی کو دور کرنے کی سعی کی ہے۔ لیکن اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ذخیرہ بے بہا فراہم نہ کیا جا سکا۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے بحر العلوم علامہ محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ میدان عمل میں آئے۔ اور عامۃ الناس کے طبقوں کے لئے اور کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے آسان اور عام فہم لٹریچر مہیا کرنا شروع کر دیا۔ تصانیف کے نام بھی عام فہم اور آسان ہیں۔ یہ نام بھی عامۃ الناس کی دلچسپی کا موجب ہیں۔ تاکہ عام قاری کی دلچسپی برقرار رہے۔ خود لکھتے ہیں فقیر نے عربی اور طویل نام لکھنا چھوڑ دیا۔ اگرچہ اس سے اہل علم کو کوفت ہوتی ہے اور فقیر کی تحقیر بھی ہوتی ہے لیکن مجبوری ہے کہ عوام سے واسطہ ہے۔ (علم کے موتی صفحہ) ماضی قریب میں۔ امام اہل سنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ انفرادی اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے مختلف موضوعات پر ایک ہزار تصانیف یادگار چھوڑی ہیں عصر حاضر میں آپ ہی کے شیفتہ و فریفتہ فیض العلماء علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ نے دو ہزار سے زائد تصانیف صفحۂ قرطاس پر لا کر اعلیٰحضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کی یاد تازہ کر دی ہے۔ سچ ہے۔

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

عامۃ المسلمین کی اعتقادی و علمی تربیت کے لئے دینی لٹریچر کا بکثرت ہونا ازحد ضروری ہے۔ میرے ممدوح نے ہر موضوع پر خوب لکھا ہے۔ نہایت مشکل مضامین و مطالب کو نہایت واضح اور عام فہم بنا دیا ہے۔ ہر موضوع پر احادیث اور قرآن و تفسیر اور اقوال اکابرین کے بکثرت حوالے دیئے ہیں۔ فیض مجسم علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ کی تالیفات کا اہم مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان صراط مستقیم پر گامزن رہتے ہوئے اپنے آقائے دوجہاں فخر کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اور اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔

علامہ فیض احمد اویسی مدظلہٗ قلم و قرطاس سے محبت کرنے والے اور "ن والقلم وما یسطرون" کی تفسیر پر عمل کرنے والے ہیں۔ آپ کی تصانیف ادبی، فکری، روحانی اور تحقیقی محاسن سے مالا مال ہیں ہر تصنیف میں "احقاق حق و ابطال باطل" نمایاں ہے۔ آپ کا خامہ عنبر شمامہ اپنے جلو میں بے شمار حقائق و معارف لئے ہوئے ہے۔ رشد و ہدایت کا مینار ہیں یا علم کا سمندر بے کنار • تصانیف اویسی میں ایک سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ ہر تصنیف میں عشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے جلوے موجود ہیں۔ جب کہیں رحمت کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ حسین آیا تو خامۂ اویسی محبت کی لے میں سرمست ہو کر چلتا ہے۔ محبت و شیفتگی نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ اور پھر عشق و ادب کے دھارے پھوٹتے نظر آتے ہیں۔ الحاصل علامہ فیض احمد اویسی مدظلہٗ دنیائے اہل سنت کی آبرو، قلم کے بادشاہ بلکہ جہاد بالقلم کے غازی ہیں۔ یقیناً ان کا وجود مسعود ماشاء اللہ ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے۔ سنی اشاعتی ادارے آگے بڑھیں اور تصانیف اویسی غیر مطبوعہ کو زیور طباعت سے نوازیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل شیخ اہل سنت علامہ فیض احمد اویسی مدظلہٗ کی عمر دراز فرمائے تاکہ ان کے علم و عمل کی لہلہاتی کرنیں ہمیشہ دنیائے سنیت کو مسعود و تابناک کرتی رہیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ و صحابہٖ اجمعین

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سورۃ جنّ کی آیت میں تصریح ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنات کی طرف بھی مبعوث ہوئے ہیں۔ اس طرح سے پہلے کوئی نبی علیہ السلام مبعوث نہیں ہوا جو جنّ وانس ہر دونوں کے لیے پیغمبر ہوں۔ ہاں سلیمان علیہ السلام جنّات پر صرف حکومت کرتے تھے، ان کے لیے نبی نہیں تھے۔

فائدہ فتح الرحمٰن میں لکھا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنات کے لیے مبعوث نہیں ہوئے۔

امام بیہقی نے شعب الایمان کے باب چہارم میں تصریح فرمائی ہے۔ اور اس کے پندرھویں باب میں بھی یہی لکھا ہے کہ جنّات حضور علیہ السلام کی شرع پر عمل کرنے کے مامور نہیں تھے اور امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے اپنی تفسیر میں اپنے برہان نسفی نے اس قول کا اجماع نقل فرمایا ہے۔

فائدہ امام احمد بن حنبل کے تلامذہ میں ابن حامد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا اور بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہے کہ ملائکہ عبادت کے مکلف نہیں اور نہ ہی انہیں وعد کی ضرورت ہے نہ وعید کی اور وہ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم ہیں اور اس

براءت کا اتفاق ہے سوائے ابلیس کے اور ہاروت و ماروت کے کہ وہ معصومیت کے زمرہ میں نہیں یہ اس کے مذہب میں ہے جو انہیں ملائکہ میں شامل کیا ہے۔

تحقیقی مذہب | حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ارسلت الی الخلق کافۃ میں اللہ تعالیٰ کی جملہ مخلوق کا رسول ہوں۔

"الخلق" میں انس و جن کے علاوہ جملہ حیوانات، نباتات اور پتھر شامل ہیں اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں اسی مذہب کی ترجیح دی ہے کہ ملائکہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی رسالت میں داخل ہیں۔ اور فرمایا کہ میرے سے پہلے امام تقی الدین شیخ سبکی قدس سرہٗ نے بھی اسی مذہب کو اختیار کیا بلکہ انہوں نے تو تمام رسل و انبیاء علیہم السّلام اور ان کی امتوں یعنی حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر قیامت تک مکمل کائنات کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امّت ثابت کیا ہے اور اس مذہب کو یارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے راجح بتا کر فرمایا کہ نہ صرف جن و انس اور انبیاء و رسل علیہم السّلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں بلکہ جملہ حیوانات و جمادات بھی آپ کے امتی ہیں۔ یہ تمام مضمون روح البیان سے لئے گئے ہیں۔

فقط والسّلام

محمد فیض احمد اویسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ المطاہرین وعلی اولیاء امتہ وعلماء امتہ الکاملین لا سیما علی امام الاقطاب والاغواث محی الدین.

اما بعد! فقیر قادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ نے ایک ضخیم کتاب "روضات الجنات فی عجائبات الجنات لکھی اس سے چند واقعات اس کتاب میں صرف اس لیے لکھے جاتے ہیں کہ جنات بھی ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی اور آپ کے کمالات کے قائل ہیں لیکن افسوس کہ وہابیہ ان کمالات کے ماننے والے پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں اس سے اندازہ لگائیں کہ وہابی جنات سے بھی گئے گذرے ہیں یا نہ اسی لیے اس کتاب کا نام ہے "جن اور وہابی"

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

٢٤ شعبان ١٤٠٧ھ

جنّات کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا (پ ۲۹ ع ۱۱)

تم فرماؤ. مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا. تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا. کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز اپنے رب کا شریک نہ کریں گے.

فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جنّات نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی اور آپ کے غلامی کا دم بھرتے ہیں اور ہم سب متفق ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر انسانوں کی ہدایت کے لیے تشریف لائے. تو آپ جنوں کی ہدایت کے لیے بھی تشریف لائے ہیں. اور حضور رسول الانس والجن ہیں. یعنی آپ کی رسالت انسانوں اور جنوں سب کے لیے عام ہے. یہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو امتیاز حاصل ہے. کہ آپ دونوں عالم کے رسول اور خدا کی ساری مخلوق کے آقا و مولیٰ ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے.

اِنِّیْ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً (مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۲)

یعنی میں ساری مخلوق کا رسول ہوں.

یہ جو میں نے آیت کریمہ پڑھی ہے. اس میں اللہ تعالیٰ نے جنوں کے

کے ایک گروہ کا ذکر فرمایا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے۔
اور ایمان لانے کے بعد وہ مبلغ اسلام بن کر جنوں میں تبلیغ اسلام کرنے لگے۔

جن ایک مخلوق ہے

جس طرح انسانوں کا وجود ہے اسی طرح جنوں کا بھی وجود ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ
کی مخلوق ہے۔ عربی زبان میں جس لفظ میں جیم نون جمع ہوتے ہیں اس میں
پوشیدگی کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں۔ دل چونکہ مخفی رازوں کا خزانہ ہے اور دل کی
بات ظاہر نہیں ہوتی۔ پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس لیے عربی زبان میں دل کو
"جنان" کہتے ہیں۔ اسی طرح عربی زبان میں ڈھال کو "جُنہ" کہتے ہیں۔ کیونکہ ڈھال
کی آڑ میں آدمی چھپتا ہے۔ اور ڈھال سے آدمی آڑ میں آجاتا ہے۔ یونہی
دیوانگی چونکہ عقل کو پوشیدہ کر دیتی ہے۔ اس لیے عربی زبان میں دیوانگی کو "جنون"
کہتے ہیں۔ ماں کے پیٹ جو بچہ ہو۔ چونکہ وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسی
لیے اُسے عربی میں جنین کہا جاتا ہے۔ باغ اپنے پتوں اور درختوں سے
زمین کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اس لیے اُسے عربی زبان میں جنت کہا جاتا ہے۔
دیکھ لیجئے کہ ان سب لفظوں میں جیم اور نون موجود ہے۔ گویا عربی کے جس
لفظ میں جیم نون جمع ہوں گے اس میں پوشیدگی اور نظر نہ آنے کی حقیقت
موجود ہوگی۔ لفظ "جن" بھی اسی قبیل سے ہے کہ یہ مخلوق چونکہ نظر نہیں آتی۔
اس لیے اسے جن کہا جاتا ہے۔ اور بھائیو! جب قرآن پاک سے اس مخلوق
کا وجود ثابت ہے۔ تو پھر ایک مسلمان کے لیے کوئی وجہ نہیں۔ کہ خواہ مخواہ
اس کا انکار کرے۔ اور طرح طرح کی تاویلیں کرتا پھرے۔ اور اپنی محدود عقل
اور ناپائیدار فلسفہ کے ڈھکوسلوں سے یوں کہے کہ "جن" کوئی مخلوق نہیں۔ اور
یہ تو ایک جنگلی قوم کا نام ہے۔ جو پہاڑوں میں رہنے کے باعث لوگوں سے

مخفی رہتی تھی۔ اس لیے اُسے جن کہا گیا ہے۔

ازالۂ وہم — اس قسم کی خود ساختہ اور رکیک تاویلات سے قرآن پاک کی متعدد آیات کا انکار لازم آتا ہے۔

قرآن پاک میں دیگر آیات کے علاوہ صاف صاف بھی فرمایا گیا ہے کہ۔

خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ

اور جنّ کو شعلہ مارنے والی آگ سے بنایا۔

دیکھ لیجیے۔ اس آیت شریفہ میں خدا تعالیٰ نے انسان کے مقابلہ میں ایک دوسری قوم کی خلقت کا بیان فرمایا ہے۔ اس آیت سے پہلے یوں فرمایا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ

یعنی انسان کو تو کھرکھری مٹی سے پیدا کیا

اور پھر آگے فرمایا کہ جن کو شعلہ مارنے والی آگ سے بنایا۔

جنّات کے منکرین — معلوم ہوا کہ یہ دونوں الگ الگ مخلوق ہیں۔ اور جنّ کوئی انسانی مخلوق نہیں۔ جو پہاڑوں میں رہنے والی ایک قوم تھی۔ بلکہ یہ دوسری ہی مخلوق ہے۔ جو آگ سے پیدا کی گئی ہے اور آگ میں چونکہ لطافت ہوتی ہے اس لیے جن اپنے لطیف مادّہ کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت بڑی وسیع ہے۔ اس نے جہاں پانی اور مٹی سے مخلوق بنائی ہے۔ وہاں اس نے اجسام غیر محسوسہ اور نظر نہ آنے والے عناصر سے بھی مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ اور چونکہ اجسام لطیفہ میں بہ نسبت اجسام کثیفہ کے طاقت واستحکام زیادہ ہوتا ہے اس

لیے ایسی مخلوق قوی اور دیرپا بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ ہوا بجلی وغیرہ کو دیکھئے۔ اس میں طاقت بھی زیادہ ہے۔ اور سرعتِ سیر بھی زیادہ۔ ہوا اور بجلی اپنی اسی لطافت کی وجہ سے آناً فاناً دور پہنچ جاتی ہے۔ یہ وائرلیس۔ ریڈیو۔ ٹیلیفون اور دیگر آلات اسی بجلی کی لطافت کے باعث ہماری آوازوں کو بھی دور دور تک پہنچا دیتے ہیں۔ جنّ چونکہ آگ سے بنائے گئے ہیں اس لیے ان میں بہ نسبت خاکی مخلوق کے قوت بھی زیادہ ہوتی ہے اور عمریں بھی طویل۔ الغرض جنّ ایک مخلوق ہے اور اُن کا نظر نہ آنا اُن کی لطافت کے باعث ہے۔ فقیر نے جو آیتِ کریمہ ابتداء میں لکھی ہے اس میں جنوں ہی کا بیان ہے اور اس وجہ سے اس سورۃ کا نام سورۃ جنّ ہے۔

بعثت سے پہلے کے جنّ

حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلانِ نبوت سے قبل جنوں اور شیطانوں نے آسمان کے قریب اپنے ٹھکانے بنا رکھے تھے۔ وہاں پہنچ کر آسمانی باتیں فرشتوں سے سُن سُن کر آیا کرتے تھے۔ اور پھر ان باتوں میں بہت سا جھوٹ بھی ملا کر کاہنوں سے کہا کرتے تھے۔ کاہن ان باتوں کو اپنی پیش گوئیوں کے رنگ میں بیان کر کے اپنا سکہ جماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جب نبوّت سے سرفراز فرمایا تو دفعتہً سارے جنوں اور شیاطین کو آسمان سے روک دیا گیا۔ پھر کسی کی مجال نہ تھی کہ کوئی آسمان کے قریب جا سکے۔ اور اگر کوئی گیا۔ تو آسمان کے ستاروں سے ان پر آگ کے شعلے مارے گئے۔ اور

یہ ستارے گویا ان کے لیے آتش برسانے والے ٹینک بن کر ان کا پیچھا کرنے لگے۔ ایک دن جن اور شیاطین ابلیس کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ سبب کیا ہے۔ جو ہم اب آسمان پر نہیں جا سکتے۔ اور اگر کوئی گیا بھی۔ تو اس پر آگ کے شعلے مارے گئے۔ ابلیس نے کہا کہ ضرور کوئی نہ کوئی نیا حادثہ زمین پر ہوا ہے۔ اب تم تمام روئے زمین پر اس کے مشرق و مغرب میں ایک ایک گاؤں ایک ایک شہر ہر ایک آبادی میں پھر جاؤ۔ اور دیکھو کہ کس جگہ کوئی نیا واقعہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم آسمان پر جائیں تو ہم پر یہ ستارے آگ بن کر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ چنانچہ یہ جن اور شیاطین روئے زمین پر بکھر گئے اور تجسس کرنے لگے کہ زمین پر کہاں کوئی نیا واقعہ ہوا ہے۔ جب یہ مکہ مکرمہ کی طرف آئے تو حجاز کے میدان میں عکاظہ بازار کے قریب کھجوروں کے درختوں کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ نماز فجر ادا فرما رہے تھے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت کرا رہے تھے، جنات نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت سن لی۔ اور کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو یہی وہ بات ہے جس کے سبب ہم آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے۔ اور پھر وہیں کھڑے کھڑے مسلمان ہو گئے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ کتب تفاسیر میں موجود ہے۔ اور بخاری شریف ص ۷۳۲ ج ۲ پر بھی یہ واقعہ مذکور ہے۔

صاحب معلم التنزیل لکھتے ہیں۔

اَمَرَهُمْ اَنْ يُّنْذِرُوا الْجِنَّ وَيَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَقْرَءُوْا عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ۔

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر انہیں اس بات پر مامور فرما دیا کہ وہ جنوں کو جاکر ڈرائیں اور اللہ تعالےٰ کی طرف ان کو بلائیں اور ان کو قرآن سنائیں۔"

چنانچہ یہ آئے تھے۔ شیطان کے لیے مخبری کرنے کے لیے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرأت نے وہ اثر دکھایا کہ مسلمان۔ ہو گئے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے اپنی قوم کے ہادی اور مبلغین کر گئے۔

بدقسمت انسان اور خوش قسمت جنّ

سورۂ جنّ سے پہلے سورۂ نوح ہے۔ سورۂ نوح میں یہ بات بتلائی گئی تھی کہ نوح علیہ السّلام نے سینکڑوں برس وعظ کیا۔ مگر چند اشخاص کے سوا اس شقی قوم نے نہ مانا۔ آخر ہلاک ہوئی۔ اب اے قریش! تم جو نہیں مانتے اور انکار کرتے ہو۔ تو یہ ہمارے محبوب کی تعلیم کا قصور نہیں۔ بلکہ تمہاری فطرت ہی سعید نہیں اور تمہاری استعداد ہی میں فتور ہے۔ ورنہ جن کی فطرت سعید تھی۔ وہ اس تعلیم سے مستفید ہوئے۔ دیکھ لو چند جنّوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قرآن سُنا۔ باوجودیکہ وہ سننے کی نیت سے بھی نہ آئے تھے۔ محض گزرتے ہوئے صرف ایک بار ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ سے قرآن سُن لیا۔ تو سنتے ہی ایمان لے آئے۔ اور قرآن کی خوبی کے قائل ہو گئے۔ اور اپنے عیوب کا اقرار کر لیا۔ اور نہ صرف یہ کہ ہدایت یافتہ بلکہ ہادی بھی بن گئے۔ اور اپنی قوم میں جاکر اسلام لانے کی ترغیب دینے لگے۔ اور بانیٔ اسلام کے شیدائی اور کسی ایسے خوش اعتقاد کہ جنہیں سن کر وہابی مشرک کہیں گے اور وہ وہابیوں کے عقیدے سُن لیں تو

وہ انہیں وہی کہیں گے جو ہم کہتے ہیں۔

ظہور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جنوں کا عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نے نہیں آنا

اسی لیے وہ آسمان آتے جاتے لیکن اچانک ان کا آنا جانا بند ہوگیا۔ اب انہیں معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام تشریف لائے چنانچہ حدیث میں ہے۔

قال ابن عمر لما كان اليوم الذى نتبأ فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم مُنِعت الشياطين من خبر السماء ارمرا بالشهب فذكر وذلك لابليس فقال لعله بعث نبى عليكم بالارض المقدسة فذهبوا ثم رجعوا فقالوا ليس بها احد فخرج ابليس بطلبه بمكة فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم لجراء منحدّ معهٗ جبرئيل فرجع الى اصحابه فقال بعث احمد ومعه جبرئيل۔ (سیرۃ حلبیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جس روز حق تعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت پہنایا تو شیاطین کو آسمانی خبر حاصل کرنے سے روک دیا گیا۔ اور ان پر ستاروں کی آگ پھینکی جانے لگی۔ شیاطین نے ابلیس سے شکایت کی تو اس نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ارضِ مقدس میں کوئی نبی مبعوث ہوا ہے۔ شیاطین تحقیقات کے لیے ارض مقدس گئے۔ اور لوٹ کر آگئے وہاں ارض مقدس میں کسی نبی کا ظہور نہیں ہوا تھا اس کے بعد ابلیس اس جستجو

میں مکہ گیا۔ تو وہاں اس نے حضور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غارِ حرا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ دیکھا۔ ابلیس نے اپنے دوستوں سے واپس آکر کہا کہ مکہ میں احمدؐ مبعوث ہوئے ہیں۔ مگر ان کے ساتھ جبرئیل ہیں۔

فائدہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور سے ابلیس اور اس کی پارٹی کو گھبراہٹ ہوئے مگر اہلِ ایمان جن اور انسان خوش ہوئے

آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد مرحبا

سببِ اسلام
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کسی امر کے متعدد اسباب بھی ہو سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے اسباب میں سے ایک سبب۔

صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک خوبصورت مرد گذرا حضرت عمرؓ نے اس سے حال دریافت کیا۔ اس شخص نے بتایا کہ میں زمانۂ جاہلیت میں عرب کا کاہن تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جنیہ کی کوئی عجیب و غریب بات سناؤ۔ اس شخص نے کہا کہ جنیہ ایک روز بازار میں ملی تو اس نے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

الم تر الجن و ابلاسها
و یاسها من بعد انكاسها
ولحوقها بالقلاص و احلاسها

حضرت عمرؓ نے فرمایا اس نے سچ کہا میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ

پیش آیا تھا۔ میں ایک روز ایک بُت کے پاس سو رہا تھا۔ ایک آدمی ایک گائے کا بچہ بُت پر چڑھانے آیا۔ اس شخص نے اس بچہ کو بُت کے سامنے ذبح کیا۔ اس بچہ کے پیٹ میں سے یکایک شور پیدا ہوا۔

یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الٰہ الا اللہ۔

(اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے)، یہ آواز سُن کر لوگ بھاگ پڑے۔ میں وہیں ڈٹا رہا۔ یہی کلمات میں نے دوبارہ سہ بارہ سنے۔ اس واقعہ کو کچھ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ عرب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خبر مشہور ہو گئی۔

فائدہ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جیسے جلیل القدر خلیفہ راشد کے اسلام کا سبب بھی جنات کی عقیدت بنی۔

قصۂ سواد بن قارب رضی اللہ عنہ

مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سواد بن اقارب سے کہا کہ اپنے اسلام لانے کی بات، سناؤ۔ سواد نے کہا ایک، جن میرا دوست تھا۔ میں رات کو سویا ہوا تھا اس نے مجھے جگا کر کہا۔ اٹھو سمجھ لو۔ جان لو۔ لوئی بن غالب میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کیا گیا ہے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

عجبت للجن و انجاسھا

وشدھا العیس با حلاسھا

جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنے

اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں۔

تھوی الی مکۃ تبغی الھدی

ما مومنوھا مثل ارجاسھا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں۔ ان جنات میں جو مومن ہیں وہ ان کے نجس جنات کی مثل نہیں۔

فانھض الی الصفوۃ من ھاشم

واسمر بعینیک الی راسھا

تو اس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم میں سے ہے اور اپنی آنکھوں کو ذروہ ہاشم کی طرف اٹھا کے دیکھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر نبی ہاشم کے راس ہیں۔ یہ اشعار سنا کر اسے سمجھ سے تہدید آمیز انداز میں کہا۔ اے سواد اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اس نبی کے پاس جا ہدایت پائے گا۔ دوسری شب اس نے مجھے بیدار کر کے یہ اشعار سنائے ؎

عجبت للجن و تطلابھا

وشد ھا العیس باقتابھا

میں جنات سے اور ان کی طلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں ان پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ آمادہ سفر ہیں۔

تھوی الی مکۃ تبغی الھدی

ما صادقوا الجن ککذابھا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں۔ جنات کے صادق لوگ ان کذابوں کے مثل نہیں۔

فارحل الی الصفوۃ من ہاشم
لیس قادمہا کاذنابہا

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اس کی طرف تو کوچ کر دے۔ جنات کے اگلے لوگ ان کے بعد کے لوگوں اور اتباع کی مثل نہیں۔

تیسری بات بھی اس جن نے مجھے اسی مضمون کے اشعار سنائے۔ یہ اشعار مسلسل سن کر میرے دل میں اسلام کی محبت جاگزیں ہوگئی۔ اس کے بعد میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ (رواہ بیہقی)

نبی علیہ السلام کی آمد کی بشارت

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت کے جن تابع تھا۔ وہ عورت کاہنہ بنام حطیمہ مشہور تھی۔ ایک روز وہ جن ایک پرندہ کی صورت میں مکان کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس عورت نے اس جن سے کہا اُتر آؤ جن نے انکار کر دیا اور کہا کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے۔ جس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے سے منع کر دیا ہے۔

(طبرانی فی الاوسط)

نبی علیہ السلام کی آمد کی برکت

ارطاۃ بن المنذر کہتے ہیں کہ میں نے ضمرہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت تھی اس سے ایک جن جماع کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں وہ غائب رہا۔ ایک دن وہ جن مکان کے روشندان سے جھانکتا ہوا نظر آیا۔ عورت نے کہا کیا بات ہے اب تو نے میرے پاس آنا جانا کیوں ترک کر دیا ہے۔ جن نے کہا کہ مکہ میں ایک نبی پیدا ہوا ہے۔ اس نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے اور سلام کر کے رخصت ہو گیا۔

(رواہ ابو نعیم)

جن کا اعلان

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت کسی جن نے جبلِ ابو قبیس پر چڑھ کر یہ آواز دی اور اشعار پڑھے۔

قبح اللہ رای کعب بن فہر

ما ارق العقول والاحلام

بُرا کرے اللہ تعالیٰ رائے کعب بن فہر کو۔ یہ لوگ کتنے سبک عقل ہیں۔

دینہا انہا یعنف فیہا

دین آبائہا الحماۃ الکرم

بنی کعب کا دین ان کے آباء کرام حمایت کرنے والوں کا دین ہے وہ اس دین میں ملامت کیے جاتے ہیں۔

حالف الجن حین یقض علیکم

ورجال النخیل والاطام

تمہارا ساتھ نجات دیں گے جس وقت تم پر حکم کیا جائے گا۔
اور وہ مرد تمہارا ساتھ دیں گے جو نخیل و اطام کے ہیں۔

یوشك النخیل ان ترابا تهادی
تقتل القوم فی البلاد العظام

قریب ہے تو مہاروں کو دیکھے گا کہ وہ خرام کریں گے ایسی حالت میں کہ قوم کے بڑے بڑے شہروں میں قتل کریں گے۔

هل كريم منكم لـه نفس حُرٌّ
ماجرا لوالدین والاعمام

کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے کہ اس کا نفس آزاد ہے اور اس کے ماں باپ اور چچا شریف ہیں۔

ضارب ضربة تكون نكالا
ورواحا من كربة واغتمام

وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ عذاب اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔

یہ اشعار مکہ میں اس قدر مقبول ہوئے کہ ایک ایک مشرک کی زبان پر تھے۔ کفار اس مضمون کو سن کر بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے۔ دیکھو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم غیب سے ہوا ہے مسلمانوں کو بہت رنج ہوا حضورؐ سے عرض کیا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ شیطان مسعَر تھا۔ اللہ تعالےٰ عنقریب اس کو سزا دیں گے۔ تیسرے دن شمج زور آور دیو مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ عبد اللہ نے مسعر کو قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ حضور نے اجازت عطا فرمادی۔ حضورؐ نے

فرمایا مسعر آج قتل ہو جائے گا. مسلمان بہت خوش ہوئے. اسی روز شام کے وقت پہاڑ سے ایک سخت آواز بلند ہوئی ؎

نحن قتلنا مسعرا	ہم سے مسعر شیطان کو قتل
لما طغیٰ واستکبرا	کر ڈالا جبکہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا
وسفہ الحق وسن المنکرا	مسعر شیطان نے حق کو سبک سمجھا
قنعتہ سیفا جرونا متبرا	اور امر منکر کو سنت ٹھہرایا. میں نے
بشتمہ نبینا المطھرا	مسعر کا قناع اس تلوار سے بنایا
بشتمہ نبینا المطھرا	جو بنیاد ہستی کو کھودنے والی اور

قاطع ہے اس شیطان کو اس سبب سے میں نے قتل کیا کہ اس نے ہمارے نبی مطہر کو بُرا کہا ہے۔

جندل کو دولت اسلام

کتاب شرف المصطفٰے امیں جندل بن فضلہ سے یوں روایت کی ہے کہ فضلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات میں سے تھا وہ یکایک میرے پاس آیا اس نے کہا۔

هب قد لاح سراج المدین
لصادق مھذب امین

اُٹھ تحقیق دین کا چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبرؐ کے سبب سے جو صادق مہذب اور امین ہے.

فارحل الی ناجیۃ امون
تمشی علی الصحصح والحزون

سو ایسی اونٹنی پر کوچ کر جو نجات دینے والی ہے اور خلقت

میں مضبوط ہے اور وہ نرم زمین اور سخت دونوں پر چلتی ہے۔
یہ اشعار سن کر میں خوف و ہراس کی حالت میں بیدار رہا۔ میں نے
پوچھا کیا واقعہ ہے تو اس نے جواب دیا۔

وساطح الارض وفارض الفرض لقد بعث محمدا فی الطول والارض نشان الحرمات العظام وهاجر الی طیبة امینة.	قسم ہے زمین کے مسطح کرنے والے کی فرض کے فرض کرنے والے کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام روئے زمین پر مبعوث کیے گئے ہیں۔ محمدؐ نے عظیم حرمات یعنی مکہ میں نشوونما پایا ہے اور طیبہ امینہ کی طرف ہجرت کی ہے۔

یہ سنتے ہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے روانہ
ہو گیا۔ راستہ میں یہ غیبی آواز میرے کان میں آئی ؎

یا ایها الراکب المزجی مطیته
نحو الرسول لقد وفقت الرشد

اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف لے جانے والا ہے تحقیق تو نے ہدایت کی توفیق
پائی ہے۔

ظہور نبی کی خوشخبری

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت
سے ایک مہینہ قبل ہم لوگ بوانہ میں ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے
تھے ہم نے اونٹ ذبح کیا اونٹ کے پیٹ میں سے کسی آواز دینے

والے نے پکار کر کہا ؎

الا اسمعوا الی العجب ذہب	تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے
استراق السمع للجی ویری باب	وحی کے واسطے جو استراق سمع تھا.
لنبی بمکۃ سمہ احمد مہاجر الی یثرب	یعنی شیاطین آسمان پر پہنچ کر وحی

سنتے تھے وہ امر جاتا رہا جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہیں اس نبی کے سبب سے جو مکہ میں ہے اس کا نام احمدؐ ہے. اس کی ہجرت کی جگہ یثرب ہے.

جبیر کہتے ہیں کہ ہم یہ بات سُنکر تعجب میں پڑ گئے. یہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو گیا. (طبقات ابن)

تمیم کو اسلام کی ہدایت

حضرت تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ جس وقت حضور سرور عالمؐ مبعوث ہوئے ہیں. میں شام میں تھا. میں کسی کام سے جنگل گیا تھا رات ہو گئی وہیں لیٹ گیا. اچانک مجھے آواز آئی. کسی شخص نے مجھ سے کہا کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا. میں نے کہا خدا کی قسم تو نے کیا کہا. تو آواز آئی کہ رسول امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہے. ہم نے مقام حجون میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے. ہم مسلمان ہو گئے ہیں اب جنات کا مکر و فریب دور ہو گیا اب جنات آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہ کے پاس جا کر مسلمان ہو جا.

حضرت تمیم فرماتے ہیں کہ میں نے صبح اُٹھتے ہی ایک کاہن سے رات کے واقعہ کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ جن نے جو کچھ تجھ سے کہا سچ کہا. اس نبیؐ نے حرم سے ظہور کیا ہے اور اس کی ہجرت کی جگہ مدینہ ہے وہ خیر الانبیاءؐ

ہے. تو ان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔ (رواہ ابو نعیم)

پیام اسلام جندع کو

جندع بن الضمیل سے روایت ہے کہ ان کے پاس کسی آنے والے نے آکر کہا۔

یا جندع بن الضمیل اسلم تسلم و تغنم من حر نار تضرم

جندع بن الضمیل تو مسلمان ہو جا سلامتی پائے گا اس آگ کی حرارت سے جو بھڑکائی جائے گی اور غنیمت پائے گا یعنی کامیاب ہو گا۔

جندع نے اس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اس نے کہا اسلام یہ ہے کہ تو بتوں سے بری ہو جا اور الملک العلام کے ساتھ اخلاص رکھ. جندع نے اس سے پوچھا اسلام کی طرف راستہ کیوں کر ہے. اس نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارہ کا ظہور عرب سے عنقریب ہونے والا ہے. وہ کریم النسب ہے وہ حرم سے ظہور کرے گا. عرب اور عجم اس کے مطیع ہوں گے. جندع نے اپنے چچا زاد بھائی نافع بن خداش کو مطلع کیا کچھ دنوں بعد جب ان کو یہ خبر ملی کہ حضور سرور عالم ؐ نے مدینہ منورہ میں ہجرت کی ہے تو یہ دونوں بھائی بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے.

(شرف المصطفیٰ)

عباس بن مرواس

خود فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے مرتے وقت مجھے ضماء بت کے متعلق وصیت کی تھی. باپ کے مرنے کے بعد میں نے وہ بت گھر کان میں رکھ لیا اور اس کی پوجا پاٹھ کرتا رہا. جس وقت حضور مبعوث ہوئے اس بت

کے پیٹ میں سے ایک رات آواز سنائی دی۔

قُل للقبائل من سلیم
کلہا ہلک الانیس
وعاش اہل مسجد
اودی ضمار وکان یعبد
مرۃ قبل الکتاب الی
النبی محمد۔

سلیم کے کل قبیلوں سے
کہہ دو انیس ہلاک ہو گیا اور
اہل مسجد زندہ ہو گئے۔ ضمار
ہلاک ہو گیا۔ ضمار کی پوجا کی
جاتی تھی اس کتاب کے نازل
ہونے سے پہلے جو محمدؐ پر نازل
کی گئی ہے۔

ان الذی ورث النبوۃ
والہدیٰ بعد ابن مریم
من قریش مہتدی۔

تحقیق جو شخص قریش سے ہے
اس نے ابن مریم علیہ السّلام
کے بعد نبوت اور ہدایت میراث
پائی ہے وہ ہدایت یافتہ ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو چھپائے رکھا کسی سے ذکر نہ کیا جب لوگ غزوہ احزاب سے واپس آئے تو میں نے مقام عقیق میں ایک گرجدار آواز سُنی سر اٹھا کر دیکھا تو ایک آدمی شتر مرغ پر سوار نظر آیا وہ کہہ رہا تھا۔

النور الذی وقع یوم الاثنین ولیلۃ الثلثاء
مع صاحب الناقۃ الغضباءِ فی دیار بنی اخی
العنقاءِ۔

اسی وقت جانب شمال سے ہاتف کی آواز آئی ؎

بشر الجن و ابلاسھا — بشارت دے جنات کو

انّ وضعت المطی احلاسھا — اور ان کے نا اُمید لوگوں کہ سواری

و بیثت السماء احراسھا — کے ان کے کجاووں کو رکھ دیا۔

ظاہر کردیا آسمان نے اپنے نگہبانوں کو۔

عباس کہتے ہیں کہ میں یہ سنتے ہی خوف کے مارے اچھل پڑا اور مجھے یقین ہوگیا کہ واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (رواہ ابو نعیم)

مازن مسلمان ہوگیا

مازن السائی سرزمین عمان میں بتوں کا خدمتگار تھا اس کا ایک خاص بت تھا اس کا نام فاجز تھا مازن کا بیان ہے کہ ایک روز ایک بت کے پیٹ میں سے آواز آئی وہ کہتا تھا۔

اے مازن تو میرے پاس آ تجھے وہ میں سناؤں گا جو پوشیدہ رہنے کے قابل نہیں تو سُن لے وہ نبی مرسل ہے۔ وہ ایسے حق کو لایا ہے جو خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اس نبی پر ایمان لے آ۔"

یہ بات سُن کر مجھے بہت تعجب ہوا۔

اس کے بعد پھر ایک دن اسی قسم کی آواز مجھے سنائی دی۔ میں حیران تھا یہ کیا معاملہ ہے۔ اسی دوران میں حجاز کی طرف سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے بیان کیا تہامہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگوں کو خدا کی دعوت دے رہا ہے اس کا نام احمدؐ ہے۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر سُنکر میں روانہ ہوگیا۔ خدمتِ اقدس میں حاضر آیا۔ حضورؐ نے میرے سامنے اسلام کی شرح فرمائی

میں مسلمان ہوگیا۔ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں عیش وشراب کا متوالا ہوں۔ قحط سالیوں کی وجہ سے بیوی بچے دُبلے ہو گئے ہیں اور میرا کوئی بیٹا نہیں دعا فرمائیے حق تعالیٰ اس مصیبت کو دفع کر دے۔ حضورؐ نے دعا فرمائی۔ حضور کی دعا کی برکت سے میری سب پریشانیاں دور ہو گئیں۔

نصیبین میں تشریف لیجانا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نصیبین میں گیا میں نے اس کے لیے دعا مانگی یا اللہ اس شہر کی نہر کو میٹھا کر اور اس کے درختوں کو ثمر دار بنا اور اسے بکثرت بارش عطا فرما (روح البیان) ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ آدھی رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ اس وقت اکیلے تھے ایک روایت کے مطابق آپ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ اس وقت آپ کو صرف صبح کی دو رکعت اور دو رکعت شام کو پڑھنے کا حکم تھا اور یہ صبح کا دوگانہ اس صبح والی نماز کے علاوہ تھا جو پانچوں نمازوں میں سے ایک ہے اور پانچوں نمازوں کا حکم شبِ معراج میں ہوا اور جنات کا آسمان

عـلـہ نصیبین دیار ربیعہ کا شہر (قاموس) انسان العیون میں ہے کہ شام کا ایک شہر بعض نے کہا یمن کا ایک شہر ہے (روح البیان)

پر چڑھنے کی رکاوٹ وحی کے ابتدا میں ہوئی تھی اور معراج بعثت کے دو سال بعد ہوئی بہر حال ان جنوں کے نمائندوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلاوت قرآن مجید سنی اس وقت آپ سورہ طٰہٰ شریف تلاوت فرما رہے تھے اور وہ دن تھے جب آپ طائف سے تبلیغ کر کے واپس لوٹے تھے اور اسلام کے لئے اپنی قوم سے مدد چاہی لیکن سب نے آپ کی مدد سے انکار کر دیا تھا بلکہ الٹا ایذاء کے لیے لوگوں کو اکسایا اور آپ کو بہت ایذائیں پہنچائیں اور آپ پر پتھر برسائے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک لہولہان ہو گیا جیسا کہ اس کی تفصیل ہم نے سورہ توبہ کے آخر میں بیان کی ہے۔ آپ نے طائف میں ایک ماہ دس دن رہ کر وعظ فرمایا اور آپ کا قیام وادی نخلہ میں چند روز رہا۔ اس کے بعد پھر مکہ معظمہ واپس تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ ان سے پھر کس طرح اسلام کے لیے مدد چاہیں گے جب کہ انہوں نے آپ کو وہاں سے نکالا۔ اور تکلیفیں پہنچائیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زید ہمارا توکل کا معاملہ ہے، اللہ تعالیٰ کوئی سبب ضرور بنائے گا اور وہی اپنے دین کی خود مدد کرے گا اور مجھے امید قوی ہے کہ وہ اس دفعہ میری ضرور مدد کرے گا یہ کہہ کر آپ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جبل حراء میں آکر ٹھہرے اور مطعم بن عدی کے ہاں پیغام بھیجا کہ میں مکہ میں تیرے ہاں آکر ٹھہروں گا۔ اگر تم چاہو تو میں آجاؤں۔ اُس نے حامی بھر لی۔ یہ غزوہ بدر سے سات ماہ پہلے کافر ہو کر مرا تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو مطعم اپنے چھ سات بچوں سمیت مسلح ہو کر آپ کو مسجد میں لے آیا اور خود کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اے قریشیو! میں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کو پناہ دی ہے آج کے بعد انہیں کوئی بھی ایذاء نہ دے۔ اس کے بعد حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی کہ آپ بیت اللہ شریف میں تشریف لے جا کر طواف کیجئے۔ آپ بیت اللہ شریف تشریف لائے۔ طواف کے بعد نماز پڑھی اس کے بعد اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مطعم اور اس کے بیٹوں نے نگرانی کا حق ادا کیا۔ اور عرب کی عادت تھی کہ جس کی امان کا ذمہ اٹھالیں تو اسے نبھانے کی کوشش کرتے تھے۔ اس لیے ابوسفیان نے کہا کہ اے مطعم جسے تو نے امان دی ہے۔ ہم نے بھی اسے امان دی۔

جنّات کی اطلاع

اسی پناہ مطعم کے دوران جنات مکہ معظمہ میں پہنچ چکے تھے لیکن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مطلع نہیں کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو بذریعہ وحی فرمایا کہ جنّات آپ کی تلاوتِ قرآن مجید بار بار سن رہے ہیں۔ (گویا کہ اس سے حضور علیہ السّلام کو تسلی دلائی گئی)

جنّات کی گھر کو واپسی اور دوبارہ حاضری

جنّات کے سات نمائندے تھے۔ وہ بطن میں چند روزہ قیام کے بعد اپنی قوم کی طرف روانہ ہو گئے اور انہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغامات سنائے جس پر تمام جنات نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں حاضری کا پروگرام بنایا۔ جب کہ ابھی آپ مکہ معظمہ میں تھے اس بار تین سو یا بارہ ہزار جنّ آئے اور حجون میں آکر ٹھہرے۔ حجونؔ[1] وہ جگہ ہے جہاں مکہ کے لوگوں کی قبریں

---

[1] آج کل اس کا نام جنت المعلیٰ ہے۔

ہیں۔ ان میں سے ایک جن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! ہماری تمام برادری جحون میں پہنچ چکی ہے اور آپ کی زیارت کی خواہش مند ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ مجھے میرے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں جنات کو قرآن مجید سناؤں اور انہیں احکام الٰہی بتاؤں اور انہیں رات کا فلاں وقت دیا۔ چنانچہ اس رات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم جحون کے قریب پہنچے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دائرہ کھینچا اور مجھے فرمایا کہ تم اس دائرہ کے باہر سے نہ جانا جب تک میں واپس نہ آؤں اس دائرہ کے اندر رہنا۔ اگر تم اس دائرہ سے نکلو گے تو پھر تا قیامت مجھے نہیں دیکھو گے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) تم اگر یہاں سے نکلو گے تو پھر تجھے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ یہ فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ گئے اور قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا۔ اس وقت آپ نے سورۂ اقرأ باسم ربک یا سورۂ رحمٰن پڑھی تھی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنات کا بہت بڑا شور سنتا تھا تو مجھے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر ہوئی۔ اس لیے کہ جنات نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چھپا لیا تھا پھر علیحدہ ہو گئے اور جماعت بنا کر حاضر ہوتے تھے۔ جس وقت ایک جماعت حضور کی زیارت کر کے واپس لوٹتی تو ایسے معلوم ہوتا جیسے بادل سیاہ آسمان پر نظر آتا ہے۔ اس وقفہ سے میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا تھا۔ جب حضور نبی پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو فرمایا اے ابن مسعود کچھ دیکھا۔ عرض کی ہاں! سب مجھے بہت کالے سیاہ نظر آتے تھے۔ ایسے محسوس ہوتے تھے جیسے جاٹ قوم ہو۔

فائدہ الزط ایک جن کا نام ہے اس کا واحد زطی آتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) ایک جنات کی جماعت ہے جو نعیبین سے آئے ہیں۔ میں نے عرض کی حضور وہ شور کیوں مچاتے تھے۔ اور میں آپ کو دیکھتا تھا کہ آپ انہیں ڈنڈے سے دور ہٹاتے تھے اور فرماتے تھے بیٹھ جاؤ۔ اس کا سبب کیا تھا۔ آپ نے فرمایا، وہ اپنے قاتل مقتول کا فیصلہ میرے سامنے پیش کر رہے تھے، میں نے ان کا فیصلہ کیا اس سے وہ خوش ہو رہے تھے۔

دو جن لڑکیاں

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغرض تجارت نجران کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں ایک درخت کے نیچے اپنے قافلہ سے جُدا ہو کر میں جا لیٹا کیا دیکھتا ہوں کہ دو عجیب سی لڑکیاں اسی درخت کی طرف آ رہی ہیں چنانچہ وہ دونوں آکر میرے قریب بیٹھ گئیں۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ تاکہ وہ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں۔ ان میں سے ایک نے دوسری سے پوچھا کہ یہ شخص قوم کا سردار ہے اور بڑا سخی ہے۔ دوسری نے کہا بیشک۔ مگر یہ آیا کہاں سے ہے اور ارادہ کہاں جانے کا رکھتا ہے۔ اس نے کہا کہ طائف کے قبیلہ ثقیف سے آیا ہے۔ اور نجران جا رہا ہے جہاں کے لوگ سب اس کے مخالف ہیں۔ کہا سچ ہے۔ پھر اس کے جانے میں

اس کی بہتری ہے یا نہیں۔ دوسری نے کہا۔ اس پر راستہ آسان ہو جائے گا۔ اور یہ سب پر غالب آجائے گا۔ اس نے کہا یہ سچ ہے، مگر انجام اس کا کیا ہوگا۔ کہا سردار بن کر رہے گا۔ اور ایک نبی کریم کا پیرو ہو کر رہے گا۔ اور بڑا مرتبہ پائے گا۔ تیسری نے کہا وہ نبی کون ہے؟ اس نے کہا۔

دَاعٍ مُجَاب - لَهٗ اَمْرٌ عُجَاب - يَأْتِيهِ مِنَ السَّمَاءِ كِتَاب يَبْهَرُ الالبَاب - وَيَقْهَرُ الاَرْبَاب -

وہ اللہ کی طرف ایک بلانے والا ہے۔ جس کی بات قبول کی جائے گی اور امورِ عجیب اس سے ظاہر ہوں گے۔ آسمان سے اس پر ایک کتاب اترے گی۔ جو عقل والوں کی عقلوں کو روشن کرے گی اور سرداروں کی گردنیں نیچی کر دے گی۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ باتیں سن کر میں اٹھا تو ان لڑکیوں کو نہ پایا۔ پھر میں نجران پہنچا تو وہاں کے بڑے پادری کے پاس ٹھہرا۔ جو میرا دوست تھا۔ وہ پادری مجھ سے کہنے لگا۔ عروہ! یہ زمانہ نبی آخرالزمان کا ہے۔ جو تمہارے شہر مکہ سے ظاہر ہوں گے اور حق کی رہنمائی کریں گے۔ میں نے کہا۔ مگر تم یہ کیا کہہ رہے ہو، وہ بولا ہاں! ہاں!! قسم ہے مسیح کی کہ وہ سب پیغمبروں سے بہتر ہوں گے۔ اور سب سے آخر کہ ان کے بعد پھر کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ وہ تمہارے سامنے ظاہر ہوں تو سب سے اوّل تم ان کی پیروی کرنا اور ان پر ایمان لانا۔ میں نے کہا پادری صاحب! میں تو پہلے ہی سے دو جنوں کی باتیں سُنکر اس نبی کا طالب ہو چکا ہوں۔ اب تمہارے کہنے سے اور بھی اس کی صداقت کا یقین ہو گیا ہے۔ اور اب میں ضرور ان کی پیروی کروں گا۔ حضرت عروہ کہتے ہیں۔ میں پھر حضور کی خدمت

میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گیا۔

حطیمہ کاہنہ

مدینہ منورہ میں ایک کاہنہ عورت تھی۔ جس کا نام حطیمہ تھا۔ اس عورت کے تابع ایک جنّ تھا۔ جو اس عورت کو بہت سی باتیں بتادیا کرتا تھا۔ ایک دن یہ جنّ آیا تو اس عورت کے مکان کی دیوار پر کھڑا ہو گیا۔ اندر نہ آیا۔ حطیمہ نے کہا آج تم اندر کیوں نہیں آتے تاکہ حسبِ دستور ہم باتیں کریں۔ تو وہ جن بولا۔ یہ میری آخری ملاقات ہے۔ مکّہ معظمہ میں ایک نبی ظاہر ہوئے ہیں۔ جنہوں نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے۔" یہ کہہ کر چلا گیا۔ حطیمہ نے یہ بات مدینہ منوّرہ میں مشہور کر دی اور مدینہ والوں نے سب سے پہلے حطیمہ ہی کی زبان سے حضورؐ کا تذکرہ سنا۔

عاشق جنّ

ایک عورت مدینہ منورہ میں ایسی تھی جس پر ایک جن فدا تھا اور وہ اس کے پاس آیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک پرندے کی شکل میں آیا اور دور ہی بیٹھا رہا۔ عورت نے اس کی وجہ پوچھی تو بولا

اِنَّہٗ خَرَجَ بِمَکَّۃَ نَبِیٌّ	مکّہ میں ایک نبی ظاہر
وَ اِنِّیْ سَمِعْتُ مَاجَآءَ	ہوئے ہیں۔ اور میں نے ان
بِہٖ نَاذَا ھُوَ یُحَرِّمُ	کی تعلیم سنی ہے وہ زنا کو
الزِّنَا فَعَلَیْکَ السَّلَامُ	حرام فرماتے ہیں۔ لہٰذا آخری
	سلام۔ (رواہ احمد)

بُت میں جنّ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایامِ جہالت میں میں ایک بُت کے

پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص ایک بچھڑا لایا۔ اور اس نے اُسے اس بُت کے سامنے ذبح کیا۔ ناگاہ کسی چیخنے والے نے ایک چیخ ماری اور پھر یہ کہا۔

یَا جَلِیحُ اَمْرٌ نَجِیحٌ رَجُلٌ فَصِیحٌ یَقُولُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے خبر پوچھنے والے حیران! ایک نجات کی بات ظاہر ہونے والی ہے۔ ایک فصیح مرد کہہ رہا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔"

یہ سُن کر لوگ دہشت سے بھاگے مگر میں وہیں رہا۔ کہ پھر آواز آئی۔

یَا جَلِیحُ اَمْرٌ نَجِیحٌ رَجُلٌ فَصِیحٌ یَقُولُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اے خبر پوچھنے والے حیران! ایک نجات کی بات ظاہر ہونے والی ہے۔ ایک فصیح مرد کہہ رہا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

یہ سُن کر میں چل دیا۔ تھوڑے دن گذرے کہ میں حضور کی غلامی سے مشرف ہوگیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ خصائص کبریٰ)

فائدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے متعدد اسباب ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ آپ کی رہبری ایک جن نے بھی کی۔

ہُبل بُت نے مشرکوں کو گالی دی

سب سے پہلے اسلام لانے والی

حضرت خدیجۃ الکبریٰ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ. پھر حضرت علیؓ پھر زید بن حارث. پھر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی لونڈی جن کا نام درہ تھا. پھر حضرت عثمان ان کے بعد حضرت زہیر، پھر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح. ان کے بعد حضرت طلحہ پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین. اسلام لانے والے تھے اور کفار سے اپنے ایمانوں کو پوشیدہ رکھا کرتے تھے. ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم رب تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے اور آپ کو حکم فرماتا ہے کہ لوگوں کو علی الاعلان اسلام کی طرف بلاؤ. حضور علیہ السلام یہ سُن کر جبلِ ابی قبیس پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے تمام لوگوں کو ندا دے کر فرمایا کہ اے لوگو! تم کلمہ شریف

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ.

پڑھو اور اسلام لے آؤ. بُت باطل ہیں. ان کی عبادت نہ کرو. کفار نے جب یہ سُنا تو دارالندوہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے اور آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں ہمارے معبودوں سے روکتا ہے اور اپنے اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتا ہے ہم نہیں جانتے کہ کس طرح کہہ دیں کہ ہم اپنے تین سو ساٹھ معبودوں کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں. شیبہ. ربیعہ. ابوالولید. صفوان بن حارث. کعب الاشراف. اسود بن لیغوث. صخر بن حارث. کنانہ بن ربیع وغیرھم جو رؤسائے کفار تھے. کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اکا اس سے کیا مقصد ہے کہ ہمیں ایک ایسے خدا کی طرف بلاتا ہے جسے نہ ہم نے کبھی دیکھا

اور نہ ہی اس کو پہچانتے ہیں اور وہ کیوں ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے۔ ان کفار میں سے ایک نے کھڑے ہو کر کہا کہ شاید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال لینے کا ارادہ کرتے ہوں گے۔ کیونکہ وہ بے مال ہیں۔ لیکن یہ وجہ دوسروں نے نہ مانی اور کہنے لگے کہ وہ جادوگر ہیں اور (العیاذ باللہ) وہ کذاب ہیں پھر ولید سے تمام کفار نے کہا۔ تم ہی کچھ بیان کرو۔ اس نے کہا کہ میں تین دن کے بعد ہی اپنی رائے دے سکوں گا۔ چنانچہ مجلس برخاست ہو گئی۔ ولید کے دو بت جو سونے و جواہرات سے بنے ہوئے تھے اور ان دونوں کو بہت بلند جگہ پر رکھا ہوا تھا اور فاخرہ لباس سے انہیں مزین کیا ہوا تھا ولید نے تین دن تک اس کی پوجا کی اور کہا اے میرے معبودو! میں نے تمہاری ایسی پوجا کی ہے کہ کسی نے بھی نہ کی ہو گی اس کے وسیلہ سے تو مجھے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں خبر دے۔ اندر شیطان نے داخل ہو کر جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بت کے نبی نہیں ہیں تم ان کی تصدیق نہ کرنا یہ سن کر ولید خوش ہو کر کفار کے پاس جا کر واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ کسی طرح یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جا پہنچے تو اچھا ہے۔ حضور علیہ السلام تک یہ بات جا پہنچی تو آپ غمگین نہ ہوں لو لید خبیث کے لیے جس نے یہ بات پھیلائی ہے اس کے لیے جہنم ہے ولید نے جب یہ بات سنی تو ہنس پڑا اور کہا کہ چلو کوئی حرج نہیں جہنم ہی سہی پھر تمام کفار نے جمع ہو کر اپنے آگے ہبل بت رکھ لیا اور اسے طرح طرح کے کپڑے پہنا کر اسے سجدے کرنے لگے پھر حضور علیہ السلام کو بلایا۔ حضور علیہ السلام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے پھر

ولید نے بُت کو کہا کہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اس میں مسعر نامی ایک جن داخل ہو گیا اور حضور علیہ السلام کو گالیں دینے لگا اور رکیک قسم کے جملے بولے ابن مسعود نے حیران ہو کر کہا کہ حضورؐ یہ بُت کیا بکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اے ابن مسعود ڈرو نہیں اس میں ایک راز ہے۔ پھر حضورؐ واپس لوٹے راستے میں آپ کو ایک سوار ملا۔ جس نے سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام کو جب اس نے دیکھا تو گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اور حضور علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ اے سوار تو کون ہے تیرے سلام کرنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں قوم جنات سے تعلق رکھتا ہوں، میری عمر کافی لمبی ہے۔ میں نوح علیہ السلام پر ایمان لاچکا ہوں۔ کافی عرصہ سے میں وطن سے دور کسی کام کے لیے گیا ہوا تھا۔ آج ہی واپس لوٹا۔ تو دیکھا کہ میری بیوی رو رہی ہے۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا۔ کیا تجھے مسعر شیطان کی خبر نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام کے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔ میں نے اس کو صفا و مروہ کے درمیان پایا اور اسے قتل کر دیا یہ اس کا سر ہے۔ اور یہ اس کا خون میری تلوار پر ہے اس کا بدن بغیر سر کے صفا و مروہ کے مابین پڑا ہوا ہے اور اس کی شکل کتے کی صورت ہو گئی ہے۔ حضور علیہ السلام خوش ہوئے اور اس کے لیے دعا فرمائی پھر پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میرا نام مہین بن عبہر ہے اور میں طور سیناء کے پہاڑوں میں رہتا ہوں۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم اگر آپ اجازت دیں تو میں بت

کے پیٹ میں داخل ہو کر کفار کو گالیاں دوں. جیسا کہ مسعر خبیث نے آپ کے بارے میں بکواس کی تھی. حضور علیہ السّلام نے اجازت دے دی چنانچہ دوسرے دن پھر کفار جمع ہوئے اور بت کو عمدہ کپڑے وغیرہ پہنا کر سامنے رکھ کر سجدہ کیا. پھر حضور علیہ السلام کو بھی بلایا. کفار بت کے سامنے سجدہ میں گر گئے. اور تضرع وزاری سے کہنے لگے. اے ہبل آج بھی کل کی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہہ. بت کے اندر سے آواز آئی اے مکہ کے باشندو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی برحق کی طرف بلاتے ہیں. تمہارے بت اور تم باطل ہو. گمراہ ہو اور گمراہ کرنے والے ہو پس اگر تم ان پر ایمان نہ لائے اور نہ ہی تصدیق کی تو یاد رکھو. قیامت کے دن نار جہنم میں ڈالے جاؤ گے. اور اس میں ہمیشہ کے لیے رہو گے. محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو. اور ان کی تصدیق کرو کیونکہ وہ خیر البریہ ہیں.

بت کے اندر سے جب یہ آواز کفار نے سنی تو ابوجہل نے غصہ سے بت کو زمین پر دے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے آگ میں جلا دیا. نبی علیہ السلام خوش خوش واپس تشریف لائے اور راستہ میں پھر وہی جنّ مہین بن عبہر ملا. آپ نے اس کا نام عبداللہ بن عبہر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رکھا.

فوائد: (۱) کبھی اللہ تعالیٰ دشمن کو مہلت دیتے ہوئے اسے خوش کرتا ہے لیکن بالآخر فتح حق کی ہوتی ہے.

(۲) جس طرح انسانوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت سے سرشار ہیں. جنات کو بھی یہ دولت نصیب ہے تبھی تو حضرت عبداللہ بن عبہر رضی اللہ عنہ نے اپنے رشتہ دار کو قتل کر دیا.

۳۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عشاق کی محبت وعشق کی داستانوں سے خوش ہوتے ہیں۔

سیّدنا علی المرتضیٰ وادیٔ جنّات میں

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب حدیبیہ کے دن مکہ معظمہ سے واپس لوٹے تو راستہ میں پانی نہ ملا تو مسلمان سخت پیاسے ہو گئے۔ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جُحفہ پہ قیام فرمایا اور حکم فرمایا کہ تم میں کون باہمّت ہے جو فلاں کنوئیں سے پانی لے آئے اور مَیں اس کی جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کی۔ میں جاتا ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے ساتھ سقوں کی ایک جماعت بھیجی۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے فرماتے ہیں کہ جب ہم کنوئیں کے قریب پہنچے وہاں درخت بکثرت تھے ان سے عجیب وغریب آوازیں آرہی تھیں اور درخت عجیب ڈھنگ سے ہل رہے تھے اور ان سے آگ کے شعلے بلند ہوتے نظر آئے ہم اس سے سخت گھبرائے بالآخر ڈر کے مارے واپس آگئے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جن تھے اگر میرے حکم پر تم چلے جاتے، تو وہ تمہیں کچھ نہ کہتے۔ اس کے بعد ایک اور صحابی نے جانے کا عرض کیا وہ گیا تو ڈر کر واپس آگیا۔ آپ نے فرمایا تم چلے جاتے تو کچھ نہ ہوتا۔ صحابہ کی پیاس بڑھنے لگی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر فرمایا کہ فلاں کنوئیں سے پانی لاؤ۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کاندھوں پر مشکیں اور ہاتھوں میں تلوار لی اور چل پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے آگے چل رہے تھے اور یہ کلمات پڑھے۔

اعوذ بالرحمٰن ان ابیلا عن غرفہ جن اظہرت تویلا
و واقدہ ینسرانہا تہویلا وفرعہ مع غرفہا الطویلا

جب کنوئیں کے قریب پہنچے تو آوازیں آنے لگیں اور درخت ہلنے لگے۔ اس سے ہم خائف ہوئے میرا خیال تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی پہلے دو صحابیوں کی طرح لوٹ نہیں گے لیکن انہوں نے ہمیں فرمایا گھبراؤ نہیں میرے قدم بہ قدم چلتے آؤ۔ ان چیزوں سے نہ ڈرو یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی۔ جب ہم ان درختوں میں داخل ہوئے۔ جہاں ہولناک آوازیں آتی تھیں اب وہاں سے سخت آگ کے شعلے نکلنے شروع ہوئے اور شعلوں سے کٹے ہوئے سر ظاہر ہونے لگے اس سے ہمارے تو اوسان خطا ہو گئے لیکن حضرت ان سروں سے گزر کر فرماتے رہے کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ اور دائیں بائیں مت دیکھو۔ اب کوئی خوف نہیں رہا۔ ہم آپ کے پیچھے چلتے رہے یہاں تک کہ اس کنوئیں تک پہنچے ہم نے ایک ڈول کنوئیں میں ڈالا براء بن مالک رضؓ نے ایک یا دو ڈول ہی پانی نکالا تھا کہ رسی ٹوٹ گئی اور ڈول کنوئیں میں گر گیا۔ کنوئیں سے قہقہوں کی آوازیں آنے لگیں۔ حضرت علیؓ نے کہا کوئی ہے جو لشکر اسلام میں جا کر ایک اور ڈول لے آئے۔ ساتھیوں نے کہا ہمارے بس سے باہر ہے کہ ہم ان درختوں کے درمیان سے گذریں۔ حضرت علی کمر سے پٹکا باندھ کر کنوئیں میں اتر گئے۔ کنوئیں سے قہقہوں کی آوازیں اور زیادہ زوردار لہجے سے آنے لگیں۔ جب حضرت علی کنوئیں کے درمیان میں پہنچے تو آپ کا پاؤں پھسل گیا اور آپ نیچے گر گئے کنوئیں سے عجیب وغریب شور اٹھا اور اسی طرح آوازیں آنے لگیں جیسے کسی کا گلہ گھونٹا جا رہا ہو اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر

انا عبداللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارا
اور کہا مشکیں نیچے پھینکو۔ آپ نے تمام مشکیں پانی سے بھر لیں ان کے
منہ باندھے اور ایک ایک کر کے باہر نکالیں۔ بعد ازاں آپ نے دو مشکیں
اٹھائیں اور ہم صرف ایک ایک۔ جب ان درختوں کے پاس پہنچے تو جو کچھ
بھی ہم نے دیکھا اور سُنا تھا وقوع میں نہ آیا ہم درختوں سے گذرنے
لگے تو ہمیں ہمگیں آواز سنائی دی۔ ہاتف نے حضور علیہ السّلام کی نعت
اور حضرت علی کی منقبت پڑھنا شروع کی جناب امیر المؤمنین نے تمام
قصہ حضور علیہ السلام کو سنایا جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا وہ ہاتف عبداللہ جن تھا جس نے بتوں کے شیطان مسعر کو کوہ صفا میں
قتل کیا تھا۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

چونکہ یہ کام سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نام مقرر تھا۔ اسی لیے آپ اس کام
میں کامیاب رہے۔ خوارج و نواصب نہ مانیں۔ ان کی بدقسمتی ہے۔ ورنہ
ظاہر ہے کہ شیر خدا میں اگر ایسی جرأت نہ ہو تو پھر وہ شیر خدا کیسے۔ جس
عبداللہ بن عبہر نے نعت مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و منقبت علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ اس کا واقعہ ہم تفصیل سے پہلے عرض کر چکے ہیں۔ اس سے
ثابت ہوا کہ نعت و منقبت کا سلسلہ اہلِ ایمان میں قدیم بزمانہ حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مروج ہے۔ یہاں تک کہ جو مسلمان بھی اس درخت سے سرشار
تھے اس نعمت سے محروم ہے تو وہابی۔ نعت خوانی اور نعت گوئی اور
نعت سُننا عبادت ہے اس کی تحقیق فقیر کے رسائل نعت خوانی میں پڑھیں۔

جنّ صحابی
حضرت سرق رضی اللہ عنہٗ

ایک روز حضرت عمرو بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہٗ ایک چٹیل میدان میں سے گزر رہے تھے کہ آپ نے راستے میں ایک بہت بڑا سانپ مرا ہوا دیکھا۔ آپ نے اپنی چادر پھاڑی۔ اور اس میں اس سانپ کو لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا۔ دفن کر دینے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی۔ کہ

اے سرق میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا تھا کہ انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اے سرق! تم ایک چٹیل میدان میں مرو گے اور تمہاری تجہیز و تکفین ایک مردِ صالح کرے گا"

حضرت عمرو بن عبدالعزیز نے یہ آواز سنی تو آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تم کون ہو؟ اور میں یہ کس کی آواز سُن رہا ہوں؟ جواب ملا۔ میں اُن جنوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ انور سے قرآن سُنا تھا۔ ان جنوں میں سے میرے اور سرق کے سوا کوئی باقی نہ تھا۔ اور اب سرق بھی چل بسا اور صرف میں ہی رہ گیا ہوں

(حیوٰۃ الحیوان صـــ ۱۴۷ ج ۱)

فائدہ معلوم ہوا کہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والے اور شرفِ صحابیت حاصل کرنے والے جنوں میں بھی ہیں۔ اور ہمارے حضور رسول الکل ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ بھی علم حاصل تھا کہ فلاں شخص فلاں وقت اور فلاں زمین پر مرے گا۔

خوفناک وادی

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بنو تمیمی شخص نے اپنے اسلام لانے کا یہ قصہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ مجھے ایک سفر کے دوران ایک بہت بڑے خوفناک ریگستان میں رات گزارنا پڑی۔ اس خوفناک ریگستان میں میری اونٹنی میرے ساتھ تھی۔ اور میں بالکل تنہا تھا رات کا وقت تھا میں نے اونٹنی کو ایک جگہ بٹھایا اور خود لیٹ گیا اور سو جانے سے پہلے میں نے یہ پڑھا۔ اَعُوْذُ بِعَظِیْمِ ھٰذَا الْوَادِیْ۔ یعنی اس وادی کے بڑے جن کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں۔ یہ پڑھ کر میں سو گیا۔ سونے کے بعد خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل جوان جس کے ہاتھ میں ایک خنجر ہے آیا۔ اور آتے ہی وہ خنجر اس نے میری اونٹنی کے حلق پہ رکھ دیا۔ یہ دیکھتے ہی میں گھبرا کر جاگ اٹھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر کوئی چیز نظر نہ آئی۔ میں اسے یونہی وہم و خیال سمجھ کر پھر سو گیا۔ دوبارہ پھر وہی جوان ہاتھ میں خنجر لیے نظر آیا۔ اس نے خنجر پھر میری اونٹنی کے حلق پر رکھ دیا۔ میں پھر چونک پڑا اور دیکھا کہ میری اونٹنی بھی کانپ رہی ہے۔ میں پھر سو گیا۔ اور تیسری مرتبہ پھر یہی قصہ دیکھا اور اب تو میں ڈر کر اور گھبرا کر جاگ اٹھا۔ میں نے دیکھا کہ اونٹنی ڈر کے مارے بہت کانپ رہی ہے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو وہی جوان ہاتھ میں خنجر لیے کھڑا نظر آیا۔ اور اس کے ساتھ ایک بوڑھا شخص بھی دیکھا۔ جس نے اس جوان کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ اور اونٹنی کے قریب آنے سے اُسے روک رہا تھا۔ اور وہ دونوں آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں تین بڑے بڑے بیل وہاں آ

گئے اور اس بوڑھے نے اس جوان سے کہا کہ ان بیلوں میں سے جو بیل چاہو اس میرے پڑوسی آدمی کی اونٹنی کے بدلے لے لو۔ مگر میرے پڑوسی آدمی کی اونٹنی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ چنانچہ وہ جوان آگے بڑھا اور ان بیلوں میں سے ایک بیل اس نے پکڑ لیا اور اسے لے کر وہاں سے چلا گیا۔ پھر وہ بوڑھا شخص مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو بھائی! اب تم لوگ اس قسم کی ڈراؤنی جگہوں میں کسی جن کے ساتھ پناہ نہ مانگا کرو اس لیے کہ اب ان کا زور اور ان کا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ اب تم یہاں کہا کرو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُحَمَّدٍ مِنْ هَوْلِ هٰذَا الْوَادِيْ۔

یعنی میں محمد کے رب کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس وادی کے ہول سے"

میں نے کہا یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ نبی عربی ہیں۔ میں نے پوچھا کہاں رہتے ہیں؟ اس نے بتایا کہ مدینہ منوّرہ میں میں یہ سُن کر انتہائی شوق میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا۔ اور سیدھا مدینہ منوّرہ آ پہنچا اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میرا یہ سارا قصہ خود ہی لفظ بہ لفظ سنا دیا۔ اور پھر مجھے مسلمان ہو جانے کے لیے ارشاد فرمایا تو میں فوراً کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علے العالمین صـ ۱۸۴)

فائدہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہر باطل کا زور و طلسم ٹوٹ گیا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت عالمگیر رسالت ہے

اور جن بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سے کوئی بات پوشیدہ و پنہاں نہیں۔

مبلّغ جنّ

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا قصہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ میرے کچھ اونٹ گم ہو گئے اور میں ان کی تلاش میں باہر نکلا تو انہیں ایک وادی میں پالیا۔ چونکہ میں تھک گیا تھا۔ اس لیے تھوڑی دیر کے لیے وہیں سونے کے لیے لیٹ گیا اور عادت کے مطابق یہ پڑھا۔ نعوذ بعزیز ھذا الوادی۔ اتنے میں میں نے سنا کہ کوئی یوں کہہ رہا ہے کہ

عُذْ یا فتیٰ باللہِ ذی الجلال
والمجدِ والنعماءِ والافضال
وَوحّدِ اللہَ وَ لا تبال
قد صار کیدُ الجنّ فی سفال

یعنی اے نوجوان! اللہ کے ساتھ پناہ مانگ جو عظمت و جلال اور فضل و کرم کا مالک ہے۔ اور اللہ کی توحید کا اقرار کر اور جنوں کا مکر وطلسم تو اب پستی میں جا پڑا ہے۔"

میں نے یہ آواز سُن کر کہا کہ اے ہاتف! صاف صاف بتاؤ کہ تمہارا کیا مطلب ہے۔ اور میری ہدایت کے لیے کیا طریق ہے؟ تو پھر وہی آواز آئی۔ کہ سے

جاءَ رسولُ اللہِ ذو الخیرات
بیثربَ یدعو الی النجات

یعنی اللہ کے رسول تشریف لے آئے ہیں۔ جو یثرب (مدینہ منورہ) میں ہیں۔ اور نجات کی طرف بلا رہے ہیں۔"

میں نے کہا۔ اور تم کون ہو؟ تو آواز آئی۔ کہ میں جن ہوں میرا نام عمرو بن اثال ہے۔ اور میں نجد کے مسلمان جنوں پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل مقرر ہوں۔

میں نے کہا کہ اگر یہ میرے اونٹ کوئی شخص میرے گھر تک پہنچا دے۔ تو میں ابھی مدینہ منورہ حاضر ہو کر ایمان لے آؤں۔ آواز آئی۔ کہ جاؤ تم مدینہ منورہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لاؤ۔ تمہارے یہ اونٹ میں تمہارے گھر میں پہنچا دوں گا۔

چنانچہ میں اسی وقت ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ یہ دن جمعہ کا تھا اور جس وقت میں پہنچا ہوں۔ اس وقت نماز ہو چکی تھی۔ اور صحابہ کرام مسجد سے نکل رہے تھے۔ میں اپنی اونٹنی بٹھا رہا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے اندر چلو۔ حضور علیہ السلام تمہیں بلا رہے ہیں۔ چنانچہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا۔ جس نے تمہارے اونٹ کو گھر تک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا اس نے پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ سنو! اس نے تمہارے اونٹ تمہارے گھر پہنچا دیئے ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۵)

فائدہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رسالت کے ڈنکے ہر جگہ بج رہے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے کوئی شے مخفی نہیں۔ آپ نے جیسے فرمایا ویسے ہی ہوا

جنّ صحابیؓ کی موت

حضرت عیزار بن حریث رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ مسعود رضی اللہ عنہٗ کے پاس ایک صاحب آئے اور وہ اپنا ایک عجیب قصہ بیان کرنے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم چند احباب ایک سفر میں جا رہے تھے کہ راستے میں ہم نے ایک زخمی سانپ کو دیکھا جو تڑپ رہا تھا (تشحط بالی المهملہ بمعنی بمعنی الاضطراب فی الدم) خون میں لت پت، ہم نے دیکھا کہ وہ تڑپتے ہوئے مر گیا ہے۔ ہمیں اس پر رحم آیا۔ اور ہم میں سے ایک صاحب نے اپنا عمامہ پھاڑ کر اس میں اُسے لپیٹا اور ایک گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا۔ فرماتے ہیں دوسرے روز ہم اپنی منزل میں بیٹھے تھے کہ دو عورتیں آئیں جو بالکل اجنبی اور بہت خوبصورت تھیں۔ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ تم میں سے عمرو بن خابر کو کس نے دفن کیا ہے۔ ہم اس سوال سے حیران رہ گئے اور پوچھا عمرو بن خابر کون؟ اور دفن کرنے کا کیا مطلب؟ وہ بولیں آپ میں سے کسی نے راستے میں کسی سانپ کو دفن کیا ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں ہمارے اس ساتھی نے اپنا عمامہ پھاڑ کر اس میں ایک زخمی سانپ کو ضرور دفن کیا ہے۔ وہ بولیں کہ وہ آخری جنّ تھا جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قرآن سنا تھا۔ یہ کافر و مسلمان جنوں میں لڑائی کے درمیان جنگ میں شامل ہو کر شہید ہوا۔ پھر کہا کہ تم نے اگر یہ کام دنیا کے لیے کیا تو اس کا بدلہ ہم ادا کریں۔ ہم نے کہا ہم نے اللہ کی رضا کیلئے نہیں دفنایا۔ کہا تم نے اچھا کیا یہ کہہ کر چلی گئیں۔

فائدہ جس نے سانپ کو عمامہ پھاڑ کر لپیٹا وہ صفوان بن معطل مرادی صاحب افک رضی اللہ عنہٗ اور

جنّ کا نام عمرو بن خابر تھا۔

علامہ دمیری حیوٰۃ الحیوان جلد ۲ ص ۱۷۴ میں لکھتے ہیں کہ ان عورتوں نے یہ بھی کہا کہ یہ سانپ جو آپ نے دفن کیا ہے دراصل وہ جنّ تھا جو بڑا تہجد گذار اور روزے رکھنے والا تھا اور اس نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خبر آپ کی تشریف آوری سے چار سو سال پہلے سُن لی تھی اور یہ اسی وقت ایمان بھی لے آئے تھے۔

فائدہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کہ سینکڑوں سال پہلے ہی آپ کی تشریف آوری کے ڈنکے بج رہے تھے اور خوش نصیب تھے وہ افراد۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے بھی پہلے ہی آپ پر ایمان لے آئے اور کس قدر بدنصیب اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو حضورؐ کی تشریف آوری کے بعد آپ کی صداقت کے ظاہر و روشن نشان دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے! بھائیو! یہ قسمت کی بات ہے ہم خدا تعالےٰ کا جتنا شکر بھی ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں خوش نصیب کیا اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں غلام بنایا۔

جنّات صحابہ

جیسے انسانوں میں وہ خوش قسمت حضرات جنہیں دولت اسلام کے ساتھ زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نصیب ہوئی تو وہ صحابی کہلائے۔

ایسے ہی جنات میں بھی ایسے خوش بخت حضرات تھے ان میں سے چند واقعات ہدیۂ ناظرین ہیں۔

جنّ صحابی کی وفات

معاذ بن عبداللہ بن معمر سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ میں نے جنگل میں دو بگولے آپس میں لڑتے دیکھے۔ لڑتے رہے اور کچھ دیر بعد جُدا ہو گئے میں دونوں کے لڑنے کی جگہ گیا اس مقام پہ یہ دو سانپ مرے ہوئے نظر آئے ایک سانپ میں سے مشک کی سی خوشبو آرہی تھی میں حیران ہو کر ان دونوں سانپوں کو الٹنے پلٹنے لگا۔ ان میں ایک سانپ بہت پتلا زرد رنگ کا تھا مشک کی سی خوشبو اُسی سانپ میں سے آرہی تھی۔ میں نے اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر میں چل دیا راستہ میں آواز آئی اللہ کے بندے تُو نے بہت اچھا کام کیا یہ دو سانپ ان جنات میں سے تھے جو بنی شعیبان اور بنی اقیس میں سے ہیں ان دونوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی۔ جس سانپ کو تم نے کفن دے کر دفن کیا تھا وہ شہید تھا اور ان جنات میں سے تھا۔ جنہوں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے وحی الٰہی سُنی تھی۔

فائدہ جیسے ہمارا عقیدہ ہے کہ بعض لوگ بعض وجوہ مقدس اور مرنے کے بعد مکرم و معزز ہوتے ہیں ایسے مسلمان جنات اور صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا عقیدہ تھا۔

وہ جن ۴۰۰ برس پہلے حضور پر ایمان لایا تھا!

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ کے اصحاب میں سے ایک گروہ حج کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک سفید سانپ بل کھاتا ہوا نظر آیا۔ کچھ دیر بعد مر گیا۔ ایک شخص نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستہ سے ہٹا کر زمین میں دفن کر دیا۔ قافلہ چلتا رہا۔ ایک منزل پر مقیم ہوا یکایک مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئیں اور ان میں سے ایک عورت نے پوچھا تم لوگوں میں سے کسی نے عمرو کو دفن کیا ہے۔ میں نے کہا کون عمرو۔؟ اس عورت نے کہا میں یہ بات بتانے آئی ہوں کہ وہ پرہیزگار اور خدا کا بڑا عبادت گذار تھا، نمازی اور روزہ دار تھا۔ خدا کی کتاب اور خدا کے نبی پر ایمان رکھتا تھا اور تمہارے نبی کے مبعوث ہونے سے ۴۰۰ برس پہلے نبی کی صفت آسمان پر سنکر ایمان لایا تھا۔

تصدیق فاروق اعظم

یہ واقعہ سن کر حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا کہ اس عورت نے سچ کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا کہ میرے مبعوث ہونے سے ۴۰۰ برس قبل وہ جن مجھ پر ایمان لایا تھا۔

فائدہ

اجنات طویل العمر ہوتے ہیں اس فوت شدہ صحابی اجر رضی اللہ عنہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چار سو پہلے ایمان لانے سے معلوم ہوتا ہے کہ (آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعثت سے پہلے بھی خلق خدا میں چرچے تھے۔ اور اس کا تذکرہ

خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی کبھی کبھی بیان فرمایا کرتے تھے۔ جیسے جن مذکور کے بارے میں بیان فرمایا اور سابق انبیاء علیہم السّلام صرف انسانوں کے نبی ہوتے اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کے بھی نبی ہیں اور جنوں کے بھی بلکہ نبیوں کے بھی نبی (صلی اللہ علیہ وعلیہم وبارک وکرم وسلم)

عمرو بن جابر ابن سعد اور طبرانی اور حافظ ابوموسیٰ وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں عمرو بن جابر نامی ایک جن تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے قول کی دلیل میں صفوان ابن معطل السلمی کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ شام کی جانب جا رہے تھے۔ اچانک انہیں ایک تڑپتا ہوا سانپ نظر آیا جو فوراً ہی مر گیا۔ لہذا ایک شخص نے ایک کپڑا لے کر اس میں اس مردہ سانپ کو لپیٹا اور زمین میں گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دیا۔ مکہ پہنچ کر مسجد حرام میں یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک ان کے پاس ایک شخص آیا اور معلوم کیا کہ عمرو بن جابر کو کس نے دفن کیا ہے؟ کہا ہمیں تو معلوم نہیں۔ پھر اس نے سوال کیا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا تو انہوں نے جواب دیا ان صاحب نے اس پر اس اجنبی شخص نے دعائیہ کلمات کہتے ہوئے عرض کیا کہ عمرو بن جابر ان نو جنات میں سے آخری شخص تھے، جنہوں نے آنحضور سے قرآن کریم سنا تھا۔ اس واقعہ کو حاکم نے بھی مستدرک میں صفوان کے حالات کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

ذو بعر رضی اللہ عنہ ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ ایک سانپ جو شدت پیاس کے باعث تڑپ رہا تھا ایک تابعی کے خیمہ میں آیا انہوں نے اس کو پانی پلایا۔ اس کے

بعد وہ سانپ مر گیا۔ انہوں نے اس کو دفن کر دیا رات میں کسی نے ان کے
پاس آکر سلام کیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا کہ جس سانپ کو آپ نے
دفن کیا وہ ذوبعہ نامی ایک نیک اور صالح جن تھا۔ (حیوۃ الحیوان)

انصاری جنوں کی قید میں

امام شافعی اور بیہقی نے یہ روایت بیان کی کہ ایک انصاری
عشاء کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو ان کو جن نے اغواء کر لیا اور کئی سال
تک غائب رکھا۔ اسی دوران ان کی بیوی نے شادی کر لی۔ پھر وہ مدینہ
تشریف لائے تو حضرت عمرؓ نے ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں
نے بتایا کہ مجھے جن پکڑ کر لے گئے تھے۔ اور ان میں بہت سے حضرات کے
ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ وہ کہنے لگے کہ یہ مسلمان شخص ہے اس کو قید کرنا مناسب
نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے اختیار دیا چاہے میں ان کے پاس قیام کروں
یا اپنے اہل وعیال کے پاس چلا جاؤں میں نے گھر آنے کو اختیار کر لیا تو مجھے
مدینہ لے آئے۔

حضرت عمرؓ نے ان کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو ان انصاری
نے کہا کہ وہ لوبیا کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔
پھر حضرت عمرؓ نے ان کے پینے کے بارے میں پوچھا تو بتایا تلچھٹ اور
بعضوں نے کہا یہ گھاس ہے جو کھائی جاتی ہے اور یہ بھی کہا کہ جدف ہر اس
برتن کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز کھانے پینے کی موجود ہو لیکن اسے ڈھکا نہ
گیا ہو۔ (حیوۃ الحیوان)

ایک صحابی جن نے بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتایا

ابی بن کعب

سے روایت ہے کہ حاجیوں کا ایک قافلہ اثنائے سفر میں راستہ بھول گیا۔ جب راستہ نہ ملا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے قریب المرگ ہو گئے تو وہ کفن پہن کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ قریب ہی ایک درخت پر جن رہتا تھا اس نے آکر بیان کیا کہ جنات کے گروہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن سنا تھا وہ تو سب فوت ہو گئے میں باقی رہ گیا ہوں میں نے حضور سرور عالم کی زبان مبارک سے سنا تھا۔ آپ فرماتے تھے۔

المومن اخو المومن عینہ ودلیلہ لا یخذلہ

مومن مومن کا بھائی ہے اس کا دیدبان اور رہبر ہے وہ اس کو خوار نہیں چھوڑتا۔

دیکھو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے۔ جن کی رہبری سے اس قافلہ کی جان موت سے بچی۔

ابلیس کا پڑپوتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھے آدمی نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضور نے جواب دیا اور فرمایا تیری آواز اور لہجہ تو جنات کا معلوم ہوتا ہے اُس نے جواب دیا میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا تیری کتنی عمر ہے؟ جواب دیا جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت میری عمر ۳-۴ سال تھی اس زمانہ میں لوگوں کی باتیں سمجھتا لوگوں کو خراب کرتا اور لوگوں کو قطع رحمی کی ترغیب دیتا

تھا۔ حضور نے فرمایا جو بوڑھا آدمی ایسے بُرے اعمال کی ترغیب میں دن رات مشغول رہتا ہو اس سے زیادہ برا کوئی شخص دنیا میں نہیں۔

ہامہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے ملامت نہ کیجئے میں نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کر لی ہے۔ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں میں مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں رہتا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے بد دعا کی تھی تو میں نے ان کو بہت ملامت کی جس پر وہ خود بھی روئے اور مجھے بھی بُری طرح رُلایا۔ حضرت نوح علیہ السلام سے میں نے کہا تھا کہ ہابیل بن آدم علیہ السلام کے قاتل کی جماعت کا ایک فرد میں بھی تھا۔ میں اللہ تعالےٰ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ کیا میری توبہ خدا تعالےٰ قبول فرمائے گا؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ غفور الرحیم ہے تو اُٹھ وضو کر اور دو سجدے ادا کر۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ہدایت پر میں نے عمل کیا ابھی سجدے سے میں نے سر نہیں اٹھایا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا سر سجدے سے اٹھا تیری توبہ قبول ہو گئی۔ میں ایک سال تک سجدے میں پڑا رہا۔

اور جو لوگ حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے میں اُن کے ساتھ حضرت ہود علیہ السلام کی مسجد میں رہا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے بد دعا کی۔ میں نے ان کو بُرا بھلا کہا۔ جس پر حضرت ہود علیہ السلام بھی روئے اور مجھے بھی رلایا۔ میں یعقوب علیہ السلام کی زیارت کو اکثر جایا کرتا تھا۔ یوسف علیہ السلام کے ساتھ مکان امین میں تھا۔ میں الیاس علیہ السلام کے ساتھ جنگلوں میں ملاقات کیا کرتا تھا اور اب بھی میں الیاس علیہ السلام سے ملتا ہوں۔ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا ہے انہوں نے مجھے تورایت کی تعلیم دی اور مجھ سے کہا کہ جب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان سے کہنا۔ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہنچایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا تھا کہ تو محمد رسول اللہ سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو پہنچا دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سُن کر رو پڑے اور فرمایا کہ عیسےٰ علیہ السلام پر سلام پہنچتا رہے جب تک دنیا قائم رہے۔ اے ہامہ۔ تم پر بھی سلام ہو۔ تو نے امانت ادا کی۔

ہامہ نے کہا یا رسول اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے توریت کی تعلیم دی تھی۔ آپ بھی مجھے تعلیم فرمائیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہامہ کو سورہ واقعہ۔ سورہ مرسلات۔ سورہ نبا اور سورہ کورت، معوذتین اور سورہ اخلاص تعلیم فرمائی اور فرمایا اے ہامہ جب تجھے کوئی حاجت ہو ہمارے پاس پیش کیجیو۔ اور ہم سے ملتا رہنا۔ (رواہ البیہقی)

سرق جن صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق غیبی خبر

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مکہ تشریف لے جا رہے تھے۔ صحرا میں آپ نے ایک مردہ سانپ دیکھا۔ آپ نے فرمایا زمین کھودنے کا اوزار لاؤ۔ آپ نے گڑھا کھود کر اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا یکایک آواز آئی خدا کی رحمت ہو تجھ پہ اے سرق میں گواہی دیتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو صحرا میں مرے گا۔ اور میری اُمت کا ایک بہتر آدمی تجھ کو دفن کرے گا۔

یہ سنکر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا تو کون شخص ہے خدا تجھ پر رحم کرے اس نے جواب دیا۔ میں جن ہوں اور یہ سانپ سرق ہے۔ سرق ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اس کے اور میرے سوا اب کوئی نہیں رہا تھا۔ (بیہقی)
سرق بھی چل بسا اب صرف میں ہی رہ گیا (رواہ البیہقی)
(حیوۃ الحیوان ص ۱۷۴/۱۷)

فائدہ جنوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر یقین تھا اور اس کی سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عقیدۃً وعملاً تصدیق فرمائی۔

مسفع جن کافر کو صحابی جن نے قتل کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سال حدیبیہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو روانگی کا حکم دیا تو اسی رات کو جبل ابوقبیس پر ایک شیطان نے آواز دی۔

هبوا فساحركم منا	بیدار ہو جاؤ جو ساحر تمہارا ہے
صحابتم سيروا اليه	اس کے صحابی ہمارے ہمراہ ہیں
وكونوا معشرا لكهما	تم اسکی طرف جاؤ بزرگ، گروہ ہو جاؤ گے۔
بعد الطواف وبعد السعى	پیچھے طواف کے اور پیچھے
فى محل وان لجوادهم من	دوڑنے کے تمہارا ساحر مہلت
مكة انحرما۔	میں ہے اور اس ارادہ میں ہے کہ

اپنے صحابہ کو مکہ سے حرم میں گذار دے۔

شاهت، وجوهکم	بُرے ہو جائیں تمہارے
من معشر نکل	چہرے تم نامرد گروہ ہو
لاتنصرن اذا حاربوا	تم صنم کو نصرت نہیں دیتے ان
الصتھ ۔	وقت مسلمان لوگ جنگ
	کرتے ہیں۔

یہ اشعار سن کر مشرکین جمع ہو گئے اور انہوں نے باہم عہد کیا کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سال مکہ میں داخل نہ ہوں۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آواز دینے والا مسفع بتوں کا شیطان ہے اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو قتل کر دے گا۔

اسی دوران میں اسی پہاڑ سے لوگوں نے ... سنی ہے

شاهت وجوه	برے ... ہیں ان مردوں
رجال حالفوا هما	کے چہرے ... نہوں نے بتوں
وخاب سعیهم	کی قسم کھائی ... ان کی کوشش
ما اقصرا هما	بیکار ہو جائے کتنے قاصر الہمت
	لوگ ہیں۔

انی قتلنا عدو الله سلفعة

شیطان اوثانکم سحقا لمن ظالما

تحقیق ہم نے اللہ تعالےٰ کے دشمن سلفع کو مار ڈالا جو تمہارے بتوں کا دشمن تھا اس شخص کو ہلاکی ہو جس نے ظلم کیا۔

وقد اتاکم رسول اللہ فی نفسہ
وکلھم محرم لا یسفکون دمًا

تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک گروہ میں تشریف لائے ہیں کہ اس گروہ کے آدمی احرام باندھے ہوئے ہیں اور خونریزی نہیں کرتے ہیں۔

صحابی جنّ بارگاہِ رسول میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے کہ راستہ میں ایک بہت بڑا سانپ بیٹھا ہوا دیکھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں ایک جگہ کھڑا کر کے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ سانپ نے اپنا منہ اٹھا کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کان مبارک میں لگا دیا۔ کچھ کہہ سُنکر تھوڑی دیر کے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس تشریف لا کر مسکرائے اور فرمایا جانتے ہو یہ سانپ کون تھا۔ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ (علم) آپ نے فرمایا یہ ایک نومسلم جن تھا جو مجھ سے قرآن پڑھ رہا تھا پھر اسے یاد کرتا تھا اسے چند آیات بھول گئی تھیں جو مجھ سے پوچھنے آیا تھا میں نے اُسے بتا دیں۔

(خصائص کبریٰ)

جنّ غلامی رسول میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنّات کو جب رسول پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کا یقین ہو گیا تو پھر جوق در

جوق غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونے لگے۔

تفسیر خازن میں ہے کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انصرف
رحیاً من الطائف الی مکۃ
حین یئس من خیر ثقیف
حتیٰ اذا کان بنخلۃ قام
من جوف اللیل یصلی فجرۃ
سبقۃ نفر من اھل
نصیبین اسماء ھم حسا
ومسا شاھرۃ وناصرۃ
ابن الارب و ابین
واخضم فاستمعوا لہ
فلما فرغ من صلاتہ
ولوا الی قومھم منذرین
قد آمنوا واجابوا الی ما
سمعوا فقص اللہ علیہ
خبرھم فی القرآن واذا
اصرفنا الیک نفراً من
الجن یستمعون القرآن
(خازن)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم طائف سے واپسی
میں مقام نخلہ میں ٹھہرے۔
نصف شب کے قریب حضور
نماز پڑھ رہے تھے کہ نصیبین
کے ۷ جن حسا مسا شاصرہ
ناصرہ ابن الارب ابین اخضم
آئے اور انہوں نے نماز میں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی قرأت سنی۔ اسلام لے آئے
اور وہاں واپس آکر اپنی قوم
کو تبلیغ اسلام میں مشغول ہو
گئے۔ اسی واقعہ کا ذکر حق تعالیٰ
نے اس آیۃ میں فرمایا ہے۔
واذ اصرفنا الیک
نفراً من الجن
یستمعون القرآن

فائدہ جنات میں یہ سات افراد تھے جو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔

نصیبین کے جنّات کا وفد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

طبرانی شریف میں ہے کہ

عن کعب الاحبار قال لما نصیبین من بطن نخلة جاؤ اقومهم منذرین فخرجوا وافدین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهم ثلاث مائة فانتهوا الی الحجون فجاء الاحقب فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان قوما قد حضروا الحجون یلقونکم فواعدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اللیل بالحجون۔ عن انس عن ابی قال

کعب احبار کہتے ہیں کہ جب نصیبین سے جن اسلام قبول کر کے بطن نخلہ سے اپنی قوم میں واپس آئے تو ۳ سو جنوں کا وفد حجون میں آ کر رکا اور احقب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور حضورؐ ہماری قوم کا ایک وفد آپ سے ملاقات کے لیے حجون میں حاضر ہے۔ شرف باریابی عطا فرمایا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا رات کو حجون میں ملاقات ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ صرف وہ شخص چلے جس

قدم نفر من الجن على النبي
صلى الله عليه وسلم بمكة حين
نزلوا با على مكة فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يذهب
معي رجل في قلبه حبة خردل
من غسل على اركا فقال عبد الله
فما نبيذ فقال عمران بن
ابي انس خرج حتى اذا كان
بالحجون خط له رسول الله
صلى الله عليه وسلم خطا
ثم قال قف ههنا حتى ارجع
ولا تخف وسطى قال ابن
مسعود انا انظر الى جنهم
حلقا حلقا۔ قال ومضى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
حتى تغيب عن ابن مسعود
فلم يره حتى السحر وعبد الله
قائم يجلس فقال له ما
زلت قائما قال عبد الله
قلت لي قف ههنا فما
كنت اجلس حتى اراك

کے دل میں ذرہ بھر آلودگی نہ
ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک برتن
نبیذ سے بھرا ہوا لیا۔
یہاں تک کہ جب ہم حجون پہنچے
تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے ایک جگہ بٹھا کر میرے
ارد گرد خط کھینچ دیا اور فرمایا جب
تک میں واپس آؤں یہیں ٹھہرو
رہو اس کے بعد حضور جنات
کی طرف تشریف لے گئے۔
میں نے دیکھا جنات آپ کے
پاس ہجوم کر رہے تھے۔ حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے
رات بھر باتیں کرتے رہے۔ صبح
کے قریب حضور میرے پاس
تشریف لائے اور مجھ سے
دریافت فرمایا کہ تم رات بھر
کھڑے رہے میں نے کہا آپ
نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تم میرے

قال هل رائیت شیئاً
قال رائیت ا . ـ ردة ف
اجبدة وسمعت . لغطا
شدیداً هؤلاء جن
نصیبین جاؤنی تختصموا
الی فی شئ كان بینهم فلما
برق الفجر قال هل معك
من وضوء للصلوة قال
قلت قالة تمرة طیبة
وماء طهور قال احبب
علی نفعلت ثم جاء اثنان
ثم فقال النبی صلی الله
علیه وسلم الم اقضی
حاجتكما قالا بلی ولكن
احببنا ان نصلی معك
فصلی النبی صلی الله علیه
وسلم وصلیا وقرا رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی الصبح
تبارك الملك وسورة الجن
فلما سلم رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال ابن مسعود

آنے تک یہیں بیٹھے رہنا. پھر
آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ
تمہارے پاس وضو کا پانی ہے
میں نے عرض کیا حضور نبیذ ہے
فرمایا کھجور بھی پاک ہے اور پانی
بھی پاک ہے. پھر آپ نے وضو
کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے
اتنے میں جنات میں سے دو شخص
آپ کے پاس آئے اور دونوں
نے کہا یا رسول اللہ ہم اس امر کو
دوست رکھتے ہیں کہ نماز میں آپ
ہماری امامت کریں. حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی
امامت کی. اس نماز (فجر) میں
تبارک الملک اور سورہ جن
پڑھی. پھر میں نے آپ سے
پوچھا یہ کون لوگ تھے حضور نے
نے فرمایا یہ نصیبین کے جنات
تھے.
بہت سے
معاملات میں ان میں باہم خصومت

رائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الی آخر الروایۃ) (طبرانی)	خصومت تھی یہ میرے پاس فیصلہ کرانے کے لیے آئے تھے ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم

بہت دور کے رہنے والے ہیں. انہوں نے زاد راہ طلب کیا.

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوبر تمہارے لیے کھجور اور ہڈی گوشت دار ہڈی بن جائے گی. ان لوگوں نے عرض کیا حضور لوگ ہماری غذا کو خراب کر دیں گے. تو حضور نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کر دیا. حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ روشنی ہو جاتے ہی میں اس جگہ پر گیا (جہاں حضور سرور عالم رات بھر رہے تھے تو وہاں) اونٹوں کے بیٹھنے کے نشانات پائے گئے.

فائدہ حضور علیہ السلام کا ان کے ہاں تشریف لے جانے کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے.

طبرانی اور ابو نعیم کی دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ ان جنات کے جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا اس کے باوجود ان کی شرمگاہ نظر نہ آتی تھی. یہ لوگ دبلے پتلے مگر لمبے قد کے تھے. یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد اس طرح جمع تھے گویا وہ حضور پر سوار ہونا چاہتے ہیں. حضور سرور عالم ان کے سامنے قرآن پڑھتے رہے.

لیلۃ الجن حضرت علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص لیلۃ الجن میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا. ابن مسعودؓ نے کہا نہیں لیکن ایک رات مکہ معظمہ میں حضورؐ کسی کو اطلاع کیے بغیر مکہ سے باہر تشریف لے گئے

ہم لوگ ساری رات پریشان رہے صبح ہوئی تو حضور کو حراء کی طرف سے آتے دیکھا صحابہ کرام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کا ایک قاصد آیا تھا میں نے ان کے پاس جا کر قرآن پڑھ کر سنایا اس کے بعد حضور نے ہمیں جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تھی اس کے نشانات دکھلائے (ترمذی)

فائدہ جنات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں چھ بار حاضر ہوئے (آکام المرجان)

تفصیل فقیر کی کتاب (جن بھی جن) میں پڑھئے۔ اس معنیٰ پر وہ جن جو مسلمان ہوئے وہ صحابی ٹھہرے۔ ان کی تعداد معلوم نہیں۔

حجاج ابن علاط سلمی سے یہ واقعہ منقول ہے یہ (نصر ابن حجاج کا والد ہے) کہ چند سواروں کے ہمراہ مکہ کے ارادہ سے نکلے اور راستہ میں ایک غیر مانوس اور ہیبت ناک مقام پر رات ہو گئی۔ اہل قافلہ نے کہا کہ یہیں پر قیام کر لیجئے اور اپنے ساتھیوں کے لیے امان طلب کر لیجئے۔ ساتھیوں کے مشورہ کے مطابق پورے قافلے کے اردگرد گھومنے لگے اور شعر پڑھنے لگے۔

اعیذ نفسی واعیذ صحبی   من کل جنی بھذا لنقب

حتیٰ اعود سالماً ورکبی

میں خود کے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے ان جنات سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو اس وادی میں ہیں تاکہ میں اور میرے ساتھی بسلامت گزر جائیں اچانک انہوں نے یہ آیت سنی۔ یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض الآیۃ۔

مکہ پہنچ کر انہوں نے کفار قریش کو اس کی اطلاع دی کفار کہنے لگے

ابو کلاب معلوم ہوتا ہے تو نے مذہب تبدیل کر دیا ہے کیونکہ جو تو بتا رہا ہے اس کے بارے میں محمد یہ کہتا ہے۔ یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے انہوں نے جواب دیا۔ واللہ میں نے ان تمام ساتھیوں سے سنا ہے اس کے بعد وہ مشرف بہ سلام ہو گئے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی جو ان کے نام سے مشہور ہے۔

(حیوٰۃ الحیوان)

(وما علینا الا البلغ المبین)

مفسرِ قرآن فیضِ ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی
کی تصانیف
معراجِ مصطفےٰ
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیرِ اُویسی
ذکرِ اُویس
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کا ثبوت
اذان برقبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بڑھیا کا بیڑا
خطبۂ اُویسیہ
شیعہ فرقہ
آئینۂ شیعہ نما
شرح حدیثِ شانک
شیعہ قرآن کو نہیں مانتے
ندائے یارسول اللہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسول مجموعۂ نعت
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور